



- تعظیم الہی
- رضائے الہی
- سنت رسول ﷺ
- اطاعت رسول ﷺ
- محبت رسول ﷺ کا تقاضا
- تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم واتباعہم وائمہ رضی اللہ عنہم
- اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم
- زینت نماز
- تکمیل نماز
- اضافہ حسنات
- بلندی درجات

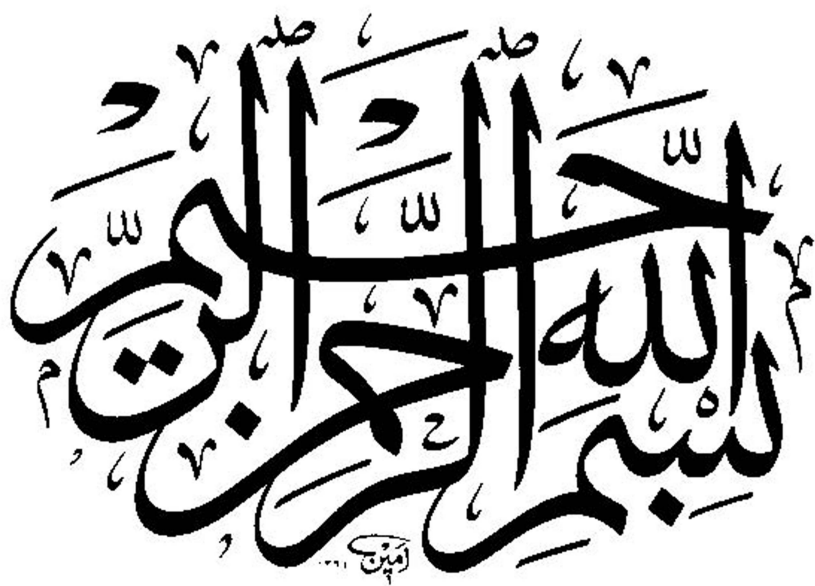
تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود انصاری



سید الیومین کی روک

WWW.IRCPK.COM

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



فہرست مضامین

- 7-----ابتدائیہ ❁
- باب اول.....سنت رسول ﷺ کی اہمیت
- 10-----❁ قرآن حکیم کی روشنی میں آپ ﷺ کی اطاعت ایمان ہے
- 10-----❁ سنت رسول ﷺ جنت میں اعلیٰ ترین مقام کا باعث ہے
- 11-----❁ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے
- 11-----❁ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے
- 12-----❁ سنت رسول ﷺ پر عمل اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے
- 12-----❁ ایمان کے بعد اتباع رسول ﷺ بہت ضروری ہے
- 13-----❁ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ میں اسوۂ حسنہ ہے
- 13-----❁ سنت رسول ﷺ سے اعراض و انحراف کے متعلق وعید
- 15-----❁ احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں سنت کی اہمیت
- 19-----❁ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں سنت کی اہمیت
- 21-----❁ ائمہ اربعہ کی نظر میں سنت کی اہمیت
- 21-----❁ (۱) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ
- 22-----❁ (۲) امام مالک بن انس رحمہ اللہ
- 24-----❁ (۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ
- 27-----❁ (۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

باب دوم..... میں رفع الیدین کیوں کروں؟

- 30 ----- رفع الیدین سنت متواترہ ہے ----- ❁
- 35 ----- ❖ نبی کریم ﷺ کا نماز میں رفع الیدین کرنا -----
- 35 ----- ❁ حدیث سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ -----
- 38 ----- ❁ حدیث مذکور پر اعتراضات اور ان کے جوابات -----
- 39 ----- ❁ احادیث سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما -----
- 39 ----- پہلی حدیث -----
- 40 ----- دوسری حدیث -----
- 41 ----- تیسری حدیث -----
- 41 ----- ❁ جدول احادیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما -----
- 42 ----- ❁ حدیث سیدنا مالک ابن الحویرث رضی اللہ عنہ -----
- 43 ----- ❁ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ -----
- 44 ----- ❁ حدیث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ -----
- 44 ----- ❁ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ -----
- 45 ----- ❁ حدیث سیدنا وائل رضی اللہ عنہ -----
- 47 ----- ❁ حدیث فطان بن عاصم جری رضی اللہ عنہ -----
- 49 ----- ❖ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا -----
- 49 ----- ❁ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ -----
- 50 ----- ❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ -----
- 50 ----- ❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ -----
- 51 ----- ❁ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ -----

- 51 ----- تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے
- 59 ----- جدول
- 61 ----- ♦ تابعین کا رفع الیدین کرنا
- 63 ----- سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور رفع الیدین
- 64 ----- جدول
- 66 ----- ♦ تبع تابعین اور ائمہ کرام کے عمل کی روشنی میں رفع الیدین
- 68 ----- امام مالک رضی اللہ عنہ
- 71 ----- امام شافعی رضی اللہ عنہ
- 72 ----- امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ
- 73 ----- امام محمد بن اسماعیل البخاری رضی اللہ عنہ
- 75 ----- علماء اہل سنت، ائمہ کرام اور فقہائے عظام رضی اللہ عنہم سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے
- 76 ----- جدول
- 76 ----- امام ابن قیم رضی اللہ عنہ کا قول
- 77 ----- تفصیل جدول
- 79 ----- امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ کا قول
- 79 ----- شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ محدث دہلوی کا فتویٰ
- 79 ----- پیر عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ
- 80 ----- مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا عمل
- 81 ----- ♦ رفع الیدین علمائے احناف کی نظر میں

باب سوم..... مانعین رفع الیدین کے چند دلائل کا سرسری جائزہ

- 86 ----- (1) حدیث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ

- 95 ----- (۲) حدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ
- 96 ----- (۳) حدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
- 100 ----- (۴) حدیث مسند الحمیدی
- 106 ----- (۵) حدیث مسند ابو عوانہ
- 113 ----- (۶) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما
- 114 ----- (۷) حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما از کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین
- 115 ----- (۸) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کا ثبوت اور اس کا تجزیہ
- 117 ----- (۹) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل اور اس کا جائزہ
- 118 ----- (۱۰) امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل اور اس کا تجزیہ
- 118 ----- رفع الیدین منسوخ بھی نہیں ہوا
- 120 ----- سجدوں میں رفع الیدین نہ کرنا
- 124 ----- رفع الیدین کے اہم مسائل
- 125 ----- آخری گزارش



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائیہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾﴾ (آل عمران: ١٠٢)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾﴾ (النساء: ١)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٦٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٦١﴾﴾ (الاحزاب: ٧٠-٧١)

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ
مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ،
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، الْأَضْلَالَةُ فِي النَّارِ. “وَبَعْدُ!

دین اسلام میں نماز کو ایک بنیادی رکن کا درجہ حاصل ہے۔ نماز سنت رسول ﷺ کے مطابق ادا کی جائے گی تو وہ درجہ قبولیت کو پہنچ سکتی ہے وگرنہ نہیں۔ سنت رسول کے

مطابق نماز نہ ادا کرنے سے نماز عدم قبولیت کا باعث ہوگی اور بندہ گنہگار بھی ہوگا۔ فرمان رسول ﷺ:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.))

اور فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (النور: ۵۶)

میں یہی حکم صادر کیا گیا ہے کہ نماز میں اس کے ارکان و شروط کا لحاظ رکھا جائے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اس رسالہ میں سنت ثابتہ، متواترہ رفع الیدین کی اہمیت و فضیلت اور مزید برآں رسول اللہ ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اس کے بعد تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ سے ثبوت کے دلائل و براہین کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس پر مستزاد منکرین رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ بھی پیش کر دیا گیا ہے تاکہ حق و باطل میں تمیز ہو جائے:

﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾

(بنی اسرائیل: ۸۱)

ہم فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے شکر گزار ہیں کہ جن کے اشراف اور سرپرستی سے یہ اعمال خیر منظر عام پر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت بخشے اور ہماری زندگی میں انہیں قائم و دائم رکھے اور ایسی نابغہ روزگار شخصیات کو عالم اسلام میں عام کرے۔

ناشر جناب ابو مومن منصور احمد، بھائی محمد رمضان محمدی (اسلامی اکادمی) اور بھائی عبدالرؤف (کمپوزر) کے بھی شکر گزار ہیں جن کا تعاون شامل حال رہا کہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر سہ احباب کو دنیا و آخرت کی بلندیاں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

جناب شمشیر اشرف اور ابو یحییٰ طارق نے بھی اس رسالہ کو پڑھا اور بعض مفید مشوروں سے نوازا جنہیں کتاب میں شامل کر لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت اور حسنہ کو مقبولیت سے نواز دے۔

اس کتاب میں جو صحیح مواد ہے اُسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ اگر اس میں کوئی کمی و کوتاہی ہے تو وہ ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے کیونکہ انسان محل الخطاء والنسیان ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

وکتبہ

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

بتمعاون

حافظ حامد محمود الخضری



سنت رسول ﷺ کی اہمیت

دنیا کی عمر میری اسلام میں ہو پوری
سنت پہ جان دے دوں بدعت نہیں گوارا

قرآن حکیم کی روشنی میں آپ ﷺ کی اطاعت ایمان ہے:
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۔ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (۱۶)

(النساء: ۶۵)

”تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تنازعات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں، اور اس فیصلہ پر پوری طرح سر تسلیم خم نہ کر دیں۔“

سنت رسول ﷺ جنت میں اعلیٰ ترین مقام کا باعث ہے:

۲۔ ﴿مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء: ۶۹)

”اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے، تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ، اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے:

۳۔ ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۗ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۗ﴾ (النساء: ۸۰)

”جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور اگر کوئی منہ موڑتا ہے تو ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔“

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے:

۴۔ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۗ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۗ﴾ (الحشر: ۷)

”اور جو کچھ تمہیں رسول دیں، وہ لے لو، اور جس سے روکیں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔“

۵۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۗ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۗ﴾ (النساء: ۵۹)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اقتدار والوں کی، پھر اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے اور انجام کے اعتبار سے یہی اچھا ہے۔“

۶۔ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي

كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى
عَقْبِيْهِ ۗ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلٰى الَّذِيْنَ هَدٰى اللّٰهُ ۗ وَاَمَّا
كَانَ اللّٰهُ لِيُضَيِّعَ اِيْمَانَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٣٠﴾
(البقرہ: ۱۴۳)

”اور اسی طرح (مسلمانو!) ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو، اور رسول تم پر گواہ ہو، اور ہم نے آپ کے لیے پہلا قبلہ (بیت المقدس) اس لیے بنایا تھا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، قبلہ کی تبدیلی ایک بڑی بات تھی مگر ان لوگوں کے لیے (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی، اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا، وہ تو لوگوں کے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

سنت رسول ﷺ پر عمل اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے:

۷۔ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبِّبْكُمْ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾﴾ (آل عمران: ۳۱)
”کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا رحیم ہے۔“

ایمان کے بعد اتباع رسول ﷺ بہت ضروری ہے:

۸۔ ﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ
الشّٰهِيْدِيْنَ ﴿٥٣﴾﴾ (آل عمران: ۵۳)

”اے ہمارے رب! ہم نے مان لیا جو تو نے نازل کیا ہے، اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے، لہذا ہمارے نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔“

رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ میں اسوۂ حسنہ ہے:

۹۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا

اللَّهِ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝﴾ (الاحزاب: ۲۱)

”نبی الحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول و عمل ایک بہترین نمونہ ہے، ان کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہتے ہیں۔“

پس معلوم ہوا کہ اختلافی امور میں جب تک رسول کریم ﷺ کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کیا جائے، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سے بندہ روزِ قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (اولیاء کرام) کی رفاقت حاصل کر لے گا۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت درحقیقت اطاعت الہی ہے۔ اتباع رسول ﷺ سے بندہ اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور یہ اہل ایمان کی بڑی صفات میں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول و عمل ہی اہل ایمان کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

سنت رسول ﷺ سے اعراض و انحراف کے متعلق وعید:

جب کہ رسول کریم ﷺ کی نافرمانی، اور آپ کی سنت سے دُوری کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جائے گا۔ آپ کی مخالفت نفاق کی دلیل ہے۔ جہالت کی علامت ہے اور باعثِ ذلت و رسوائی ہے، جیسا کہ ذیل کی آیات کریمہ سے واضح ہو رہا ہے۔

۱۰۔ ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا

خَالِدًا فِيهَا ۚ وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝﴾ (النساء: ۱۴)

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔“

۱۱۔ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾﴾ (النور: ۶۳)

”پس جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے، یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آگھرے۔“

۱۲۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾﴾ (النساء: ۶۱)

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے، اور رسول کی طرف آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔“

۱۳۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ وَ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾﴾ (المائدہ: ۱۰۴)

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں ہمیں تو وہی کچھ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں، اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔“

۱۴۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجَادُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾﴾

(المجادلہ: ۲۰)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، یقیناً یہی لوگ ذلیل تر ہیں۔“

۱۵۔ ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ نُصَلِّهِ جَهَنَّمَ ۗ وَ

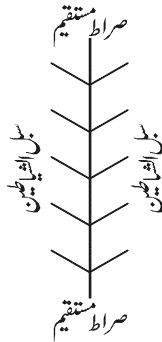
سَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ (النساء: ۱۱۵)

”جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا اس نے رخ کیا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔“

احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں سنت کی اہمیت:

۱۔ ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوا إِلَيْهِ. وَقَرَأَ ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ﴾ (الآية .)) ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا: ”یہ اللہ کا راستہ ہے“ پھر اس کے دائیں اور بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: ”یہ راستے شیطان کے ہیں، اور ان میں سے ہر رستے پر شیطان ہے جو ان رستوں کی طرف بلاتا ہے، اور یہ آیت پڑھی (بے شک یہ سیدھا راستہ میرا ہے، پس اس کی پیروی کرو۔)“



❶ مسند أحمد: ۴۳۵/۱ - سنن دارمی: ۶۷/۱ - صحیح ابن حبان، رقم: ۷۰۶ - مستدرک حاکم: ۳۱۸/۲ - ابن حبان، حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

اس حدیث کے مطابق جس جماعت کا بھی منہج قرآن و سنت فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نہیں وہ جماعت شیطان کے رستے پر ہے اور شیطان کی طرف ہی بلاتی ہے۔

۲۔ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میں تمہیں

حکم دوں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ۔“

۳۔ ((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ. وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَالَّةٌ)) ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حمد و ثناء کے بعد، سب سے بہترین بات ”کتاب اللہ“ ہے، اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جو اپنی طرف سے وضع کیے جائیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

فائدہ: معلوم ہوا جو کام سنت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے، جو کہ سراسر گمراہی ہے۔ پس سنت نور ہدایت ہے، لہذا عمل صالح، نماز اور روزہ سنت کے عین مطابق ہو اور صرف اسی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

۴۔ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَنْ يَا بِي؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبِي.)) ❸

❶ سنن ابن ماجہ، بابِ إِيْتَابِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رقم: ۱۔ سلسلہ الصحیحہ، رقم: ۸۵۰۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تحفیف الصلاة والخطبة، رقم: ۸۶۷۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ، رقم: ۷۷۰۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری تمام امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے؟ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے میری نافرمانی کی، پس تحقیق اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔“

۵۔ ((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بِيوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَصَلَّى اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَرَلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمُ لِلَّهِ وَأَتَقَاكُمُ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي.)) ①

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے ملے، اور نبی رحمت ﷺ کی عبادت سے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کی تو اللہ نے پہلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا کبھی

افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

۶۔ ((عَنِ الْعَرَبِ بَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوْاجِذِ)) ①

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔ تم دین میں نئے کاموں سے بچو، کیوں کہ یہ گمراہی ہے تم میں سے جو اس کو پائے اس پر لازم ہے میری سنت کو لازم جانے، اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے، اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے۔“

نبی کریم ﷺ کی اس وصیت پر عمل کر کے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری نماز چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کی نماز فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں سیکھی اور ادا کی جائے تو امت مسلمہ میں اتحاد و محبت پیدا ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

① سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة: ۷۶۷۶۔ البانی رحمہ اللہ نے

اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں سنت کی اہمیت:

(۱)..... سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

((لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَىٰ أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ .))^①

”میں کسی ایسے کام کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے مگر یہ کہ میں اس پر عمل پیرا ہوں گا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے نبی ﷺ کے کام میں سے کسی چیز کو چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔“

(۲)..... ایک بار سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سوار ہونے لگے تو رکاب میں بسم اللہ کہہ کر

پاؤں رکھا پشت پر پہنچے تو الحمد للہ کہا پھر یہ آیت پڑھی:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّا اِلٰى

رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (الزحرف: ۱۳، ۱۴)

پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھی:

((سُبْحَانَكَ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .))

پھر مسکرا دیے، لوگوں نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی، بولے: ”ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان ہی پابندیوں کے ساتھ سوار ہوئے اور اخیر میں مسکرا دیے، میں نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب بندہ علم و یقین کے ساتھ یہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔“^②

(۳)..... اتباع سنت میں تمام صحابہ کرام سے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بطور خاص

ممتاز تھے، رسول اللہ ﷺ حج کے سفر سے واپس آئے تو مسجد کے دروازے پر ناقہ کو بٹھا کر پہلے دو رکعت نماز پڑھی، پھر گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

① صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: ۳۰۹۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، رقم: ۵۸۲۔

② سنن ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل اذا ركب، رقم: ۲۶۰۷۔ محدث البانی نے اسے

”صحیح“ قرار دیا ہے۔

نے بھی یہی معمول کیا۔^①

(۴)..... وہ (یعنی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کعبہ کے صرف دونوں یمانی رکنوں کو چھوتے تھے، سبقتی جوتے پہنتے تھے زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے تھے لیکن وہ یوم الترویہ کو احرام باندھتے تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ”صرف آپ ہی کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ کے اور اصحاب نہیں کرتے، بولے کہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔“^②

(۵)..... سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر فرمایا: قریب ہے کہ تم لوگوں پر آسمان سے پتھر برسیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور تم اس کے مقابلے میں ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال پیش کرتے ہو۔^③

نبی کریم ﷺ کی حدیث ہوتے ہوئے دین میں سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بات تو نہ چل سکے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری اور اپنے اپنے پیروں، علماء اور مروجہ فرقوں کی بات کو حجت کیسے مانا جاسکتا ہے۔

(۶)..... سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجود مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا تو آپ نے اس سے کہا:

((مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مَتَّ مَتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ))^④

”تو نے نماز نہیں پڑھی اگر تو ایسے ہی مر گیا تو اس فطرت (دین اسلام) پر نہیں مرے گا جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔“

سنت نبوی ﷺ کو چھوڑ کر تراویح کی رکعتیں بڑھانے والوں کو اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ

① سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، رقم: ۲۷۸۲۔ محدث البانی نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

② سنن ابوداؤد، کتاب المناسک، رقم: ۱۷۷۲۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

③ بحوالہ کتاب التوحید، باب ۳۸، ص: ۲۹۶۔ ④ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۱۔

لیتے کہ یہ لوگ رکوع و سجود کے ساتھ کیا ظلم کرتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا فتویٰ صادر فرماتے؟

ائمہ اربعہ کی نظر میں سنت کی اہمیت

نہ لو قول ائمہ گر حدیثوں سے ہو متصادم

امامان شریعت کی یہی ہم کو وصیت ہے!

(۱) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ ارشاد فرماتے ہیں:

((إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي .)) ①

”جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔“

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس قول کے مطابق لوگوں کو اپنی آراء کی طرف دعوت دینے کی بجائے

امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور بناگ ڈھل

اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اہل حدیث ہوں اور صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو مسیح علی الجورین کی حدیث مل گئی تو انہوں نے

اپنے موقف سے رجوع کر لیا۔ چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن محمد

الترمذی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو مقاتل سمرقندی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ

میں امام ابوحنیفہ کے پاس مرض الموت میں گیا، پس انہوں نے پانی منگوا یا اور وضو کیا، آپ

جراہیں پہنے ہوئے تھے، پس آپ نے جرابوں پر مسح کیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

”فَعَلْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ أَكُنْ أَفْعَلُهُ، مَسَحْتُ عَلَى الْجَوْرَيْنِ،

وَهُمَا غَيْرُ مُنْعَلَيْنِ.“ ②

”میں نے آج وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتا تھا، وہ یہ کہ میں نے جرابوں پر

① رد المحتار علی الدر المختار، لابن عابدین: ۱/ ۶۸۔

② سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۹۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”مسح کیا ہے۔“

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول اس طرح ہے کہ:

((إِذَا قُلْتُ قَوْلًا يَخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ وَخَبَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْرَكُوا قَوْلِي)) ❶

”جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی احادیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔“

ان اقوال سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث کو اپنی بات پر مقدم کرتے

تھے، اور جو بات خلاف قرآن و سنت ہوتی، اس سے رجوع کر لیتے تھے، معلوم ہوا کہ امام

صاحب تقلید شخصی کو ناجائز سمجھتے تھے، انہوں نے خود کسی شخصیت کی تقلید نہ کی اور نہ اسے جائز

قرار دیا، بلکہ اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ اس لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اعلان فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ آيِنَ أَخَذْنَاهُ)) ❷

”کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہماری بات کو لے۔ جب تک کہ اسے یہ

معلوم نہ ہو جائے کہ یہ بات ہم نے کہاں سے لی ہے؟“

اگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق دیکھیں، حنفی نماز تو کیا، حنفی نماز کی ایک

رکعت کے مکمل مسائل بھی صحیح سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وہ رسول اور معصوم نہیں تھے اور غلطی کے امکان کی وجہ سے لوگوں کو

قرآن و سنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔

(۲) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَخْطِئُ وَأُصِيبُ ، فَانظُرُوا فِي رَأْيِي ، فَكُلُّ مَا

❶ ایقظا ہمہ أُولَى الابصار، ص: ۵۰.

❷ الانتقاء فی فضائل الثلاثة الاثمة الفقهاء، ص: ۱۴۵۔ البحر الرائق: ۲۹۳/۶۔ تاریخ یحییٰ بن

معین بحوالہ صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۴۶.

وَأَقَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخَذُّوهُ، وَكُلُّ مَا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوهُ.)) ❶

”یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، لہذا میری رائے میں نظر دوڑاؤ، اور جو بات تمہیں کتاب و سنت کے موافق لگے، اسے لے لو، اور جو کتاب و سنت کے مخالف ہو اسے ترک کرو۔“

امام مالک رحمہ اللہ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

((لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَيُؤْخَذُ مِنْ

قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ، إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❷

”نبی کریم ﷺ کے بعد (علاوہ ہر شخص کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور رد بھی کی جاسکتی ہے،) مگر امام الانبیاء ﷺ کی بات کو قبول ہی کیا جائے گا۔ رد نہیں کیا جاسکتا۔“

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد عبد اللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں سنا: امام مالک رحمہ اللہ سے دوران وضوء پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ (اہل مدینہ) لوگوں کا اس پر عمل نہیں ہے۔ عبد اللہ بن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس وقت بات نہ کی۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے پاس اس مسئلہ میں ایک سنت ہے۔ تو یہ سن کر انہوں نے کہا، وہ کیا ہے؟ تو میں نے لیث بن سعد اور عبد اللہ بن لہیعہ اور عمرو بن حارث اور یزید بن عمرو المعافری از ابو عبد الرحمن کے طریق سے سند بیان کی کہ صحابی رسول مستورد بن شداد القرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدُلُّكَ خِنْصْرَهُ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ. فَقَالَ:

❶ الجامع لابن عبد البر: ۳۲/۲ - أصول الاحكام لابن حزم: ۱۴۹/۶ الايقاظ، ص: ۷۲ - صفة صلاة النبي للألباني، ص: ۴۸.

❷ ارشاد السالك، لابن عبد الهادي: ۲۲۷/۱ - صفة صلاة النبي ﷺ، ص: ۴۹.

”إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ حَسَنٌ، وَمَا سَمِعْتُ بِهِ قَطُّ إِلَّا السَّاعَةَ. ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يُسَالُّ، فَيَأْمُرُ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ.“ ((❶

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ”بے شک یہ حدیث حسن ہے، اور میں نے آج سے پہلے یہ حدیث نہیں سنی۔“ جناب عبد اللہ بن وہب فرماتے ہیں: ”پھر اس کے بعد جب بھی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا، تو میں نے انہیں انگلیوں کے خلال کرنے کا فتویٰ دیتے سنا۔“

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ حدیث رسول اللہ ﷺ سن کر اپنی بات پر ڈٹے نہیں رہتے تھے، بلکہ حدیث کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسے اپنا اوڑھنا بکھونا بنا لیتے تھے۔ پس ان سے تقلید شخصی کے جواز کا نظریہ محض باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ (آمین)

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو

ادھر فرمان محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى مَنْ اسْتَبَانَ لَهُ سِنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَدْعَهَا لِقَوْلِ أَحَدٍ .)) ❷

”مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کسی کے لیے رسول مقبول ﷺ کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اسے کسی کے قول کی وجہ

❶ الجرح والتعديل، لابن ابی حاتم: ۱/۳۱-۳۲۔ امام مالک نے اسے ”حسن“ قرار دیا ہے۔

❷ الايقاظ، ص: ۶۸۔

سے چھوڑ دے۔“

مزید فرماتے ہیں:

((إِذَا وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِي خِلَافَ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُولُوا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعُوا مَا قُلْتُ.)) ❶
 ”جب تم میری کتاب میں کوئی خلاف سنت بات دیکھو تو تم رسول کریم ﷺ کی سنت کو اختیار کرنا، اور میری بات کو چھوڑ دینا۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا وَجَدْتُمْ سُنَّةً فَاتَّبِعُوهَا وَلَا تَلْتَفِتُوا إِلَى قَوْلِ أَحَدٍ.)) ❷
 ”جب تم کوئی سنت پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور کسی کے بھی قول کی طرف نہ دیکھو۔“

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

((إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي.)) ❸

”جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے، پس وہی میرا مذہب ہے۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک دن مجھے کہا:

”تمہارے پاس حدیث اور اسماء الرجال کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔ پس جب بھی

کوئی صحیح حدیث ملے تو مجھے بتاؤ، خواہ وہ حدیث کوئی، بصری یا شامی ہو، تاکہ

میں اسے اپنا مذہب قرار دوں۔“ ❹

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک اور عظیم الشان فرمان ہے کہ:

”جب میں کوئی صحیح حدیث بیان کروں اس پر عمل نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا

❶ تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱.

❷ تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔ حلیۃ اولیاء: ۱۱۴/۹.

❸ المجموع شرح المنہب: ۱/۱۰۴.

❹ تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱.

ہوں کہ اس وقت میری عقل زائل ہو چکی ہوگی۔“ ①

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اتباع سنت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے، اور اپنی تقلید سے منع کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

”میری کوئی بھی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق اتباع ہے۔“ ((فَلَا تُقَلِّدُونِي .)) ”پس میری تقلید نہ کرنا۔“ ②

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث سے بہت زیادہ محبت تھی۔ امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے:

((مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اتَّبَعَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الشَّافِعِيِّ .)) ③

”میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ متبع حدیث کسی کو بھی نہیں پایا۔“

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

((إِذَا اصْحَحَّ الْحَدِيثُ وَقُلْتُ قَوْلًا فَانَا رَاجِعٌ عَنْ قَوْلِي وَقَائِلٌ بِذَلِكَ .)) ④

”میری جو بات صحیح حدیث کے خلاف ہو، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔“

اسی طرح حرمہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا:

”مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔“ یعنی حدیث کی مدد کرنے والا۔ ⑤

قارئین کرام! ائمہ ثلاثہ یعنی مالک، شافعی اور احمد رحمۃ اللہ علیہم اہل سنت اور اہل حدیث کے

نام سے معروف تھے۔ اس پر یہ اقوال شاہد عدل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ

آج بھی قرآن و سنت، فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ محدثین کے منہج پر اہل سنت

① تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔

② تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔ حلیۃ الاولیاء: ۱۱۳/۹۔

③ حلیۃ اولیاء: ۱۱۴/۹۔

④ حلیۃ الأولیاء: ۱۰۷/۹۔ إعلام الموقعین: ۳۶۳/۲ بمعناہ۔

⑤ حلیۃ اولیاء: ۱۱۴/۹۔

والجماعت کے گروہوں میں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی ہے جو کہ اس پر عمل پیرا ہے اور وہی محدثین کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔

(۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

کہتے ہیں ابوحنیفہ شافعی صحیح حدیث ہے مذہب ہمارا

ہے قول احمد مالک نہ کرو تقلید یہ ہے منج ہمارا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ رَدَّ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَى

شَفَا هَلَكَةٍ)) ①

”جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کو رد کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دھانے پر ہے۔“

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی تقلید سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدُنِي ، وَلَا تُقَلِّدْ مَا لَنَا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا

الثَّوْرِيَّ ، وَخُذْ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا)) ②

”تم میری تقلید نہ کرنا، اسی طرح مالک، شافعی، اوزاعی اور سفیان ثوری رحمہم

کی تقلید نہ کرنا۔ بلکہ (مسائل) وہاں سے حاصل کرنا، جہاں سے ان ائمہ نے

اخذ کیے ہیں۔ (یعنی کتاب و سنت سے)“

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدْ دِينَكَ أَحَدًا مِنْ هَؤُلَاءِ ، مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ ، فَخُذْ بِهِ ، ثُمَّ التَّابِعِينَ مُخَيَّرًا)) ③

”تم اپنے دین میں ان میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا، جو نبی اکرم ﷺ اور

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوا ہے اسے قبول کرو، رہے تابعین عظام رضی اللہ عنہم تو

① صفة صلاة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ص: ۵۳. ② الايقاظ، ص: ۱۱۳.

③ مسائل الامام احمد، لابی داؤد، ص: ۲۷۶، ۲۷۷ بحوالہ صفة صلاة النبي، ص: ۵۳.

تمہیں ان کے اقوال کو قبول و رد کرنے کا اختیار ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

((رَأَى الْأَوْزَاعِيَّ ، وَرَأَى مَالِكَ ، وَرَأَى أَبِي حَنِيفَةَ كُلَّهُ رَأَى ،
وَهُوَ عِنْدِي سَوَاءٌ وَأَنَا الْحُجَّةُ فِي الْأَثَارِ .)) ❶

”امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم کی رائے تو رائے ہی ہے۔
میرے نزدیک ان کا درجہ حجت نہ ہونے میں برابر ہے۔ دلیل و حجت تو صرف
احادیث و آثار ہیں۔“

سبحان اللہ! آج لوگ ان کی تقلید کو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دے رہے ہیں۔ اور
امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا ہے۔ لہذا یہ لوگ امت مسلمہ کے فراق، انتشار اور
باہمی جنگ و جدال کے ذمہ دار ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی توفیق بخشے۔

گر نہیں تجھ میں جستجوئے حق کا ذوق و شوق
امتی کہلا کر پیغمبر کو تو رسوا نہ کر
ہے فقط توحید و سنت امن و راحت کا طریق
فتنہ جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر



میں رفع الیدین کیوں کروں؟

نماز میں رفع الیدین ہے سنت رسولؐ کی

ملتا ہے ثواب اور خوشنودی الرحمن کی

نماز میں رفع الیدین کرنا امام اعظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، اہل بیت رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، تبع تابعین، محدثین کرام، فقہاء اسلام اور اہل علم کا اس پر عمل صحیح اسناد اور تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ پس اس سنت کا مذاق اڑانا اور کہنا کہ:

① رفع الیدین کرنا ”چہرے سے کھیاں اڑانے“ کے مترادف ہے۔

② ارے بھی! آپ تو ایسے لگ رہے تھے جیسے نماز میں اڑنے کی کوشش کر رہے تھے وغیرہ۔ انتہائی گھناؤنا عمل ہے۔

③ بقول مولوی عاشق الہی میٹھی: ”بعض حنفیوں نے اہلحدیث یعنی غیر مقلدین زمانہ کو رفع الیدین پر کافر کہنا شروع کر دیا تھا۔“^①

④ اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ شروع زمانہ میں رفع الیدین کرتے تھے اور بعد میں چھوڑ دیا تھا۔ اور یہ اس لیے کیا جاتا تھا کہ لوگ نئے مسلمان تھے وہ بغلوں میں بت لے کر آتے تھے، پھر جب ان کا اسلام پختہ ہو گیا تو رفع الیدین منسوخ ہو گیا۔

یہ سب بلا دلیل اپنی طرف سے گھڑی ہوئی فضول باتیں، اور نبی کریم ﷺ پر بہتان ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں شک کے مترادف ہے۔ بلکہ یقینی طور پر ایسے ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں دس ایسی احادیث موجود ہیں جن سے نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور مدینہ منورہ میں پیارے رسول ﷺ کی آخری زندگی میں مسلمان ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

① تذکرۃ الخلیل، ص : ۱۳۲، ۱۳۳، حاشیہ.

سے بھی رفع الیدین ثابت ہے، تو پھر کب منسوخ ہوا؟ یہ صرف فرقہ بندی، اپنے ائمہ کی بات کو امام الانبیاء ﷺ کی سنت پر ترجیح دینا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

اہل سنت والجماعت، امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں کا درجہ ہے، اور ان کی مشترکہ احادیث متفق علیہ کہلاتی ہیں۔ رفع الیدین کی حدیث متفق علیہ بھی ہے، پھر بھی کوئی رفع الیدین نہیں کرتا تو امتیوں کے رتبہ کو رحمۃ العالمین ﷺ سے بڑھانے کی سازش نہیں تو اور کیا ہے کہ جس پر وحی بھی نہ اترے اور نبی بھی نہ ہو۔ اس کی بات کو بلا دلیل حجت اور حرف آخر مان لیا جائے۔ یہ کیسی سرکارِ دو عالم ﷺ سے محبت ہے؟

رفع الیدین سنت بلکہ سنت متواترہ ہے:

علامہ مجدد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ سفر السعادت میں لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کی اتنی کثیر احادیث و آثار ہیں جو چار صد تک پہنچ جاتے ہیں اور رفع الیدین سنت متواترہ ہے۔^①
 علمائے احناف میں سے علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی نے اسے متواتر تسلیم کیا ہے۔^②
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”رفع الیدین کی روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی تعداد نے بیان کی ہے کہ شاید اس سے زیادہ تعداد نے دوسری کوئی حدیث روایت نہیں کی۔“^③
 عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ((هَذَا مِنَ السُّنَّةِ))^④ ”یہ سنت ہے۔“
 حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

((مَنْ تَرَكَهُ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ))^⑤

”جس نے رفع الیدین چھوڑا گویا کہ اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔“

امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- ① سفر السعادت، ص: ۱۸، طبع قطر.
 ② العرف الشذی: ۱/۱۲۴.
 ③ نیل الأوطار: ۲/۹۳.
 ④ جزء رفع الیدین، ص: ۲۲.
 ⑤ أعلام الموقعین، ص: ۲۵۷.

((أَنَّ مَالِكًا فِي آخِرِ عُمُرِهِ ذَهَبَ السُّنِّيَّةَ .)) ❶

”امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے آخر میں یہ موقف اختیار کر لیا تھا کہ یہ سنت ہے۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اتَّفَقَتْ عَلَى رِوَايَةِ هَذِهِ السَّنَةِ الْعَشْرَةَ الْمَشْهُودَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ

وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَكْبَارِ الصَّحَابَةِ .)) ❷

”عشرہ مبشرہ اور دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رفع الیدین نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔“

امام حاکم اور ابوالقاسم ابن منزہ فرماتے ہیں: ”ہمیں کسی ایسی سنت کا پتا نہیں، جس کی نبی کریم ﷺ سے روایت پر چاروں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہوں، اگرچہ خود دور دراز ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، سوائے اس سنت (رفع الیدین) کے۔“ ❸

رفع الیدین کے سنت متواترہ ہونے کی مزید تفصیل کے لیے آپ حدیث متواترہ پر لکھی جانے والی کتب حدیث ملاحظہ فرمائیں: نظم المتناثر فی الحدیث المتواترہ، ص: ۵۸، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، قطف الأزهار المتناثرۃ فی الأخبار المتواترۃ، ص: ۹۵، مطبوعہ المکتب الإسلامی بیروت، الآلی المتناثرۃ فی الأحادیث المتواترۃ، ص: ۲۰۷، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، وغیرہا۔

امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں لکھا ہے کہ:

❶ تنویر العینین، ص: ۳۲۔

❷ تلخیص الحبیر، ص: ۸۰۔

❸ فتح الباری: ۲/۲۲۰۔ نصب الرایۃ، باب صفة الصلاة: ۱/۴۱۷، ۴۱۸۔

((فَلَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْهُمْ عِلْمٌ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْأَيْدِي عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدِيهِ)) ❶

”ائمہ دین میں سے کسی کے پاس بھی نبی ﷺ کے ترک رفع الیدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح کسی صحابی سے بھی رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں ہے۔“
اور رسول مکرم، محمد مصطفیٰ ﷺ نے حکم فرمایا کہ:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) ❷

”نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔“
اگر نماز کو سنت رسول ﷺ کے مطابق نہیں پڑھیں گے تو قبولیت کی اہم شرط گم ہو جائے گی۔ سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجدہ مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا، تو آپ نے اس سے کہا:

((مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مَتَّ مَتَّ عَلَىٰ غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ❸

”تم نے نماز نہیں پڑھی، اگر تم ایسے ہی مر گئے تو اس دین فطرت پر نہیں مرو گے، جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔“
سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بغیر کیا ہو عمل گمراہی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

((لَوْ تَرَكَتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ)) ❹

”اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے.....“

❶ جزء رفع الیدین بخاری، ص: ۱۳۲. ❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۳۱.

❸ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۱.

❹ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۶۵۴/۲۵۷.

رفع الیدین کا ثواب:

رفع الیدین نماز کی زینت اور باعث اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ نعمان بن ابی عیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کی زینت رفع الیدین ہے۔“^①

ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔“^②

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو مقصد تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کا ہے، وہی مقصد رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ہے اور یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔“^③

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ:

”نماز میں جو شخص رفع الیدین کرتا ہے تو اس کے لیے ہر ایک اشارے کے

بدلے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ ملتا ہے۔“^④

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت کو امام اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل، علامہ پیشی اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رفع الیدین کے متعلق قرار دیا ہے، لہذا یہی بات صحیح ہے۔^⑤

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اپنی نماز میں اپنے ہاتھ کے ساتھ جو اشارہ کرتا ہے اس کے عوض اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔“^⑥

① جزء رفع الیدین، ص: ۵۹.

② جزء رفع الیدین، ص: ۱۷.

③ کتاب الأم: ۹۱/۱۔ السنن الکبری للبیہقی: ۸۲/۲.

④ الفوائد للبحیری (ق ۲/۳۹)۔ مسند الفردوس، للدیلمی: ۳۴۴/۴۔ معجم کبیر، للطبرانی:

۲۹۷/۷۔ مجمع الزوائد: ۱۰۳/۲۔ سلسلۃ الصحیحۃ: رقم: ۳۲۸۶.

⑤ معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ۲۲۵/۱.

⑥ طبرانی کبیر: ۲۹۷/۱۷۔ سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: ۳۲۸۶.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رفع الیدین نماز کی زینت ہے، ایک مرتبہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی۔^①

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رفع الیدین کرنا نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔“^②

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦﴾﴾ (الانعام: ۱۶۰)

”جو شخص نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا ملے گا، اور جو برائی کرے گا تو اسے

اس کے برابر سزا دی جائے گی، اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔“

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو نیکی کرے گا، اسے دس گنا یا زیادہ اجر ملے گا، اور جو برائی کرے گا اسے ویسا ہی ملے گا یا میں اسے معاف کر دوں گا، اور جو مجھ سے ایک باشت قریب ہوگا میں اس سے دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر قریب ہوں گا، اور جو میری طرف چل کر آئے گا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔“^③

مزید برآں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ

سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ ۗ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣١﴾﴾ (البقرہ: ۲۶۱)

”جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کی مثال اُس دانے کی ہے،

① طحاوی: ۱۰۲/۱ . ② کتاب الصلاة، ص: ۵۶ .

③ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۶۸۷۔ مسند أحمد: ۱۰۳/۵ .

جس نے سات خوشے اُگائے، ہر خوشہ میں سو دانے تھے، اور اللہ جس کے لیے

چاہتا ہے اور بڑھادیتا ہے، اور اللہ بڑی کشائش والا اور علم والا ہے۔“

ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملیں تو چار رکعت والی نماز میں صرف رفع الیدین کرنے سے انسان سو (100) نیکیاں حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ پانچوں نمازوں کی نیکیاں (430) بنتی ہیں اور اسلامی سال کے (360) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ایک سال میں (154800) نیکیاں حاصل ہوں گی۔

اگر سنن راتبہ کو دیکھا جائے تو وہ ایک دن میں ”بارہ“ رکعت ہیں۔ جن میں رفع الیدین کی تعداد (60) ہے۔ اس لحاظ سے انسان سنن راتبہ ادا کرنے پر ایک دن میں چھ سو (600) نیکیاں حاصل کر لے گا۔ جبکہ ایک سال کی نیکیاں دو لاکھ سولہ ہزار (216000) بنیں گی۔

سنن راتبہ اور فرائض میں صرف رفع الیدین پر حاصل ہونے والی نیکیاں تین لاکھ ستر ہزار آٹھ سو (370800) تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ مزید اخلاص پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو سات سو گنا زیادہ بڑھادیں اور یہ نیکیاں (259560000) تک پہنچ جائیں۔ اور اگر کوئی شخص نماز تہجد، اشراق، چاشت، توابین، نماز تسبیح اور دیگر نوافل کا عادی ہے تو اس کی نیکیاں تو اور ہی زیادہ ہوں گی۔ ”ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب“

نبی کریم ﷺ کا نماز میں رفع الیدین کرنا

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار

مت دیکھ کسی کا قول و کردار

۱۔ حدیث سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

((قَالَ النَّبِيُّ أَحْبَبْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ

املاء من اصل كتابه قَالَ: قَالَ: أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

السلمی: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي النُّعْمَانَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ فَرَفَعُ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَحِينَ رَكَعَ ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِي فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ . رواه ثقات .)) ❶

”امام بیہقی فرماتے ہیں کہ امام حافظ ابو عبد اللہ الحاکم نے ہمیں حدیث سنائی، کہا کہ ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن الصفار الزاہد نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی کہ ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی کہتے ہیں، کہ میں نے ابو النعمان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے، اور رکوع سے اٹھتے وقت، اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے، پھر ان سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز

❶ السنن الکبریٰ، للبیہقی: ۲/۷۳۔ التلخیص الحییر: ۱/۲۱۹۔ المہذب فی اختصار السنن الکبریٰ للذہبی:

۴۹/۲۔ امام بیہقی نے اس کے راویوں کو ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی اور ابن حجر نے ان کی موافقت فرمائی ہے۔

پڑھی، انھوں نے نماز پڑھی تو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا، میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا، میں نے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ (استاد ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ) تابعی کو دیکھا کہ انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا۔ میں نے پوچھا، تو انہوں نے کہا میں سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کرتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا کرتے تھے، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی برحق، رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، اور رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے تھے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔“

فائدہ:

◆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے والہانہ شیفنگی میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی آخری نماز جو مسجد میں پڑھی، وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، اور اس حدیث میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گواہی دے رہے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز بھی رفع الیدین کے ساتھ پڑھی، لہذا نسخ کا کہنا جہالت اور مذہبی تعصب سے خالی نہیں۔

❖ یہ روایت مسلسل ہے۔ اور مسلسل اس حدیث کو کہتے ہیں: ”کہ جس کے راوی اداء کے صیغوں، صفات اور حالات میں متفق ہوں، مثلاً ہاتھوں کی انگلیوں کو ہاتھوں میں ڈالنا، مصافحہ کرنا اور ڈاڑھی کو پکڑنا وغیرہ۔“^❶

یہ ضروری نہیں کہ سارے رواۃ متفق ہوں بلکہ ”مسلسل“ کہلانے کے لیے اکثر کا اتفاق ضروری ہے۔

مسلسل روایت راویوں کے تام الضبط ہونے پر دلالت کرتی ہے، اس لحاظ سے وہ صحت کے اعلیٰ درجے پر ہوتی ہے۔^❷

اب اس روایت پر غور فرمائیں کہ یہ اوّل تا آخر مسلسل ہے۔ روایت کا ہر راوی، تابعین، تبع تابعین، صحابہ، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک سے رفع الیدین ثابت ہے، اور روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں، لہذا یہ روایت صحت کے اعلیٰ درجے پر ہے۔

حدیث مذکور پر اعتراضات اور ان کے جوابات:

اعتراض (۱): اس حدیث کی سند میں ایک راوی محمد بن فضل السدوسی عارم ابوالعمان ہے، تقریباً ۲۱۳ھ میں اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس کی عقل زائل ہو گئی۔

جواب: یاد رہے کہ محمد بن فضل سدوسی نے حافظہ کے تغیر کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((تَغْيِيرَ قَبْلِ مَوْتِهِ فَمَا حَدَّثَ))^❸

”موت سے پہلے اس کا حافظہ متغیر ہو گیا، اس نے اس کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی۔“

❶ معجم مصطلح الحديث.

❷ تيسير مصطلح الحديث، ص: ۱۷۴-۱۷۷۔ علوم الحديث، از ذاکر عبد الرؤف ظفر، ص: ۴۸۰-۴۸۴.

❸ الكاشف: ۱۱۰/۲.

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((مَا ظَهَرَ لَهُ بَعْدَ اخْتِلَافِهِ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَهُوَ ثِقَةٌ)) ❶

”اختلاف کے بعد اس سے کوئی منکر روایت ظاہر نہیں ہوئی اور یہ ثقہ راوی ہے۔“

پس معترضین یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ محمد بن فضل السدوسی نے حافظہ کے تغیر کے بعد یہ حدیث بیان کی ہو۔ جب اس کی کوئی روایت ثابت ہی نہیں تو جرح بالکل فضول اور عبث ہے۔

(۲)..... مذکورہ روایت کے مطابق محمد بن فضل السدوسی امام تھے اور محمد بن اسماعیل

السلمی مقتدی تھے۔ بھلا جس شخص کی عقل زائل ہو جائے اسے امام کون بناتا ہے؟

ستیا ناس ہو فرقہ بندی کا جس کی بنا پر حق کو چھپایا جاتا ہے۔

۲۔ احادیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

پہلی حدیث:

((عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ)) ❷

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے (تو دونوں ہاتھ اٹھاتے) جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے

❶ میزان الاعتدال: ۴/۸، نیز دیکھیں: سیر أعلام النبلاء: ۱۰/۲۶۷۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکیبۃ الاولی مع الافتتاح سواء، رقم: ۷۳۵۔ صحیح مسلم، رقم: ۳۹۰۔ صحیح ابن حزیمہ: ۱/۲۳۲۔ صحیح ابن حبان: ۳/۱۶۸۔ مسند ابی عوانہ: ۲/۹۰۔ سنن ترمذی: ۱/۵۹، رقم: ۲۰۰۔ منتقی ابن الجارود، رقم: ۱۷۷، ۱۷۸۔ شرح السنة: ۳/۳۰، رقم: ۵۵۹۔ الإستذکار: ۲/۱۲۵۔

دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے اور (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ) کہتے، اور سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے تھے۔“

فائدہ.....: حافظ عراقی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((فیہ فوائد: الأولى فیہ رفع الیدین فی هذه المواطن الثلاثة
عند تکبیرة الاحرام وعند الركوع وعند الرفع منه وبه قال
أكثر العلماء من السلف والخلف .)) ❶

”اس حدیث میں کئی فوائد ہیں: پہلا فائدہ اس میں یہ ہے کہ رفع الیدین ان
تین مقامات پر ثابت ہے، نماز شروع کرتے وقت، رکوع سے پہلے اور رکوع
کے بعد، اور اکثر علماء سلف و خلف کا یہی قول ہے۔“

دوسری حدیث:

((عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ
وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ
ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ .)) ❷

”نافع (استاد امام مالک) سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل
ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع جاتے تو رفع الیدین
کرتے، جب ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے تو رفع الیدین کرتے اور
جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور اس حدیث کو ابن عمر
نبی کریم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے تھے۔“

❶ طرح التشریب: ۲/۲۵۲.

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۹.

تیسری حدیث:

((أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ لَيْتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ.))^①

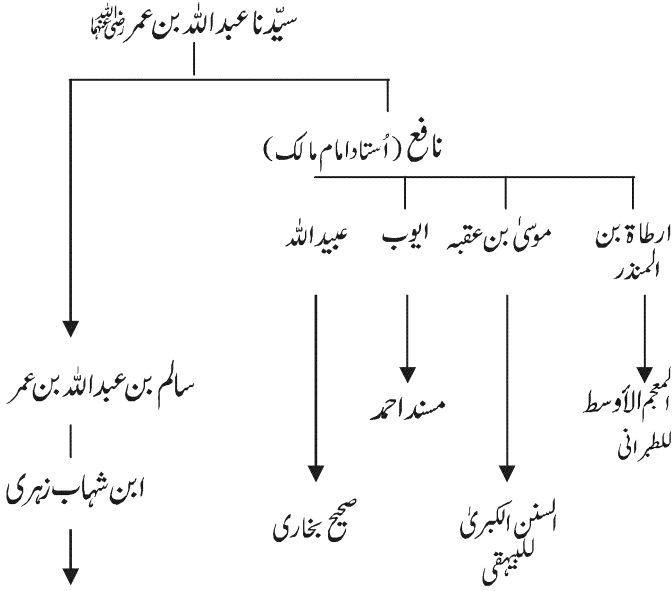
”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آخر عمر میں ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔“

فائدہ..... سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان صحابہ میں سے ہیں جو اتباع سنت میں ممتاز تھے، اور جنہوں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ زندگی کی آخری نمازیں پڑھیں۔ مزید برآں وہ رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدین بھی روایت کرتے ہیں جیسا کہ ابھی گزرا ہے پس معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری زندگی میں بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ اور اگر نبی کریم ﷺ آخر عمر میں رفع الیدین نہ کرتے ہوتے تو وہ کبھی بھی رفع الیدین روایت نہ کرتے، بلکہ ترک رفع الیدین روایت کرتے۔ واللہ اعلم!

جدول احادیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

مذکورہ بالا روایات سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو تلامذہ سے مروی ہیں۔ اور وہ ان کے بیٹے سالم اور دوسرے امام نافع، اُستاد امام مالک رحمہ اللہ ہیں۔ امام نافع کے تلامذہ موسیٰ بن عقبہ، ایوب، عبید اللہ اور اراطا بن المنذر ہیں، جبکہ سالم کے شاگرد ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ ہیں۔ یہ روایات تقریباً انیس (۱۹) کتب حدیث میں موجود ہیں۔ جدول کی مدد سے اس تفصیل کو خوب خوب سمجھ لیجیے گا۔

① صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۱۱۶۔



صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
 مسند احمد، مؤطا مالک، مسند حمیدی، مسند أبو عوانة، جزء البخاری،
 الفوائد التمام للرازی، منتقى ابن الجارود، السنن الكبرى، صحیح ابن حبان،
 مصنف عبدالرزاق، التمهید، معرفة الصحابة للأصبهانی

۳۔ حدیث سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ:

((عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ.))^①

”سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین

① جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۷۴، رقم: ۷۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۲۹۵۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۵/ ۳۔

کرتے تھے۔“

فائدہ:..... جب نبی کریم ﷺ ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے لیے تیاریوں میں مصروف تھے تو سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سمیت مدینہ منورہ تشریف لائے اور مشرف بہ اسلام ہوئے، رخصت کرتے وقت نبی اکرم ﷺ نے ان کو تاکید فرمائی کہ تم نماز اسی طرح پڑھنا جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اور سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا تھا۔

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۹ھ تک رفع الیدین ہوتا تھا اور خود سیدنا مالک رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی رفع الیدین کا تھا۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ صحابی، نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین پر عمل کرتے تھے، جیسا کہ ان سے جلیل القدر تابعی ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں۔

۴۔ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.)) ❶

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تھے تب بھی اسی طرح کرتے تھے، اور جب سجدہ کرتے تھے، (یعنی سجدے کے لیے رکوع سے سیدھے ہوتے تھے) تب بھی اسی طرح کرتے تھے، سجدے سے اٹھتے وقت اسی طرح نہیں کرتے تھے جب دو رکعتوں سے اٹھتے تھے تو رفع الیدین

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین عند القيام من الجلوس فی الرکعتین الاولین للتشہد، رقم: ۶۹۳۔ ابن خزیمہ نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

کرتے تھے۔“

۵۔ حدیث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

((عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ حَدْوًا مِنْكِبِيهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ.))^①

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریر کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، اور جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اوپر اٹھاتے۔“

فائدہ..... مولوی فیض احمد ملتانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔^②

۶۔ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.))^③

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے، اور جب رکوع جاتے اور اسی طرح جب رکوع سے سیدھے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔“

فائدہ..... یہ حدیث حمید الطویل عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے مروی ہے۔ اور

① جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۵۶، رقم: ۱۔ مسند احمد: ۱/ ۹۳۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱/

۲۹۴۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② نماز مدلل، ص: ۱۳۷، ۱۳۸، طبع مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

③ مسند ابی یعلیٰ: ۱/ ۶، ۴۲۴-۴۲۵۔ جزء رفع الیدین، للبخاری: ۷/ ۸۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰت والسنة فیہا، رقم: ۸۶۶۔ سنن دارقطنی: ۱/ ۲۹۰۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

بریلوی فقیہ اعظم مولوی ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی حمید عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق کے بارہ میں ایک مقام پر امام دارقطنی اور مولوی نیوی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ”روایتہ کلہم ثقات“ اور ”اسنادہ جید۔“ ①

۷۔ احادیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت موت (یمین) کے شہزادے تھے۔ وہ اسلام کی محبت لے کر مدینہ آ گئے، تو نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا، اور ان کے لیے اپنے علاقہ میں زمین کا حصہ مقرر فرمایا، اور ان کو لکھا ہوا حکم نامہ دیا۔ اور فرمایا یہ اپنے قبیلے کا سردار ہے۔ ②

پہلی حدیث:

((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرَ وَصَفَّ هَمَامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ التَّحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَيْهِ .)) ③

”سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جب نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین کیا، اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا، پھر اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹا، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو کپڑے سے ہاتھ نکال کر رفع الیدین کیا، اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہہ کر رکوع کیا، اور جب ”سَمِعَ اللَّهُ

① نماز حنفی مدلل، ص: ۹۵، ۲۳۴۔ طبع فرید بک سٹال، لاہور۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۸۹۶۔

③ الاصابة: ۵۹۵/۳۔

لَمَنْ حَمَدَهُ“ کہا تب بھی رفع الیدین کیا، اور سجدہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔“

دوسری حدیث:

((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ آتَيْتَهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتَهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ .)) ❶

”سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت، اور جب رکوع کیا، اور جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا.....“

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دوبارہ آپ کے پاس سردی کے موسم میں آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، اور میں نے دیکھا کہ وہ ان کے اندر سے رفع الیدین کر رہے تھے۔“

فائدہ:..... سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی آخری زندگی میں مسلمان

ہوئے۔ اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس ۹ اور ۱۰ ہجری میں تشریف لائے، آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رفع الیدین کرتے تھے۔ پس جو بھی رفع الیدین کی منسوحیت کا قائل ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے بعد کی کوئی حدیث پیش کرے۔ کیونکہ ناخ منسوخ سے متاخر ہوتا ہے۔ اب اگر سنہ ۱۰ھ کے بعد کی کوئی حدیث پیش کرے۔ منسوحیت رفع الیدین کی حدیث ہے تو پھر بات بنتی ہے، وگرنہ خالی منسوحیت کا دعویٰ کرنے

سے منسوخت ثابت نہیں ہوتی۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شہزادے تھے اور بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے آنے سے تین دن پہلے ہی آپ کی بشارت دے دی تھی۔ ❶

۹ ہجری میں جو نو دوسرے دو عالم ﷺ کے پاس آئے تھے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان میں سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کی آمد کا بھی ذکر کیا ہے۔ ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۱۰ ہجری میں نبی مکرم ﷺ کے پاس دوبارہ آئے تھے۔ ❸

۱۰ ہجری کو بھی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کا ہی مشاہدہ فرمایا۔ ❹

چنانچہ علامہ ابوالحسن السدھی الحنفی رقم طراز ہیں:

”سیدنا مالک بن الحویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما رفع الیدین بیان کرنے والے وہ راوی ہیں، جنہوں نے آپ کی آخری عمر میں آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ پس ان دونوں صحابہ کا ”عند الركوع والرفع منه“ کے وقت رفع الیدین بیان کرنا، رفع الیدین کے تاخر اور اس کے دعویٰ نسخ کے بطلان کی دلیل ہے۔ ہاں! اگر نسخ ماننا ہی ہے تو ترک رفع الیدین کو منسوخ مانا جائے۔“ ❺

۸۔ حدیث فلفان بن عاصم جری رضی اللہ عنہ:

سیدنا فلفان بن عاصم جری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُمْ يَصَلُّونَ فِي الْبَرَانِسِ وَالْأَكْفِيَةِ

يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ..... الخ .)) ❻

❶ کتاب الثقات ابن حبان: ۳/ ۴۲۴، ۴۲۵.

❷ البداية والنهاية: ۵/ ۷۱. ❸ صحيح ابن حبان: ۳/ ۱۶۸.

❹ سنن ابی داؤد، رقم: ۷۲۷۔ سنن نسائی، رقم: ۱۱۵۸۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❺ حاشیہ ابن ماجہ: ۱/ ۲۸۲۔ طبع دار الحیئل، بیروت.

❻ فوائد تمام للرازی: ۱/ ۱۰۲۔ طبقات محدثی أصبهان: ۲/ ۷۶۔ تاریخ أصبهان: ۲/ ۱۶۲.

”میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ اپنے صحابہ سمیت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“

تنبیہ: ہمارے مسلمان بھائی! ان احادیث نبویہ ﷺ کو پڑھنے کے بعد آئندہ صفحات میں آنے والی نماز میں محبت رسول ﷺ کے دعوے کا عملی اظہار بھی ہونا چاہیے۔ وگرنہ زبانی محبت کا دعویٰ بغیر عملی ثبوت کے اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ لَا تُبْطِلُوا
أَعْمَالَكُمْ ۝﴾ (محمد: ۳۳)

”اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔“



خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا،
عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ.)) ❶

”میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، بلکہ
اسے اپنی ڈاڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔“

رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں خلفاء راشدین، خلفاء اربعہ، سیدنا
ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور عمر رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل کرنا فرض ہے، اور ذیل کی احادیث مبارکہ
میں دیکھیں، تو پتا چلے گا کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے، اب حق چار یار کا
نعرہ لگانے والے رفع الیدین کے تارک کیوں ہیں؟ بات سمجھ سے باہر ہے۔ حقیقی طور پر مجبان
صحابہ و اہل سنت و الجماعت وہی لوگ ہیں جو فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عمل پیرا ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے نماز شروع کرتے،

رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا۔“ ❷

❶ سنن ابن ماجہ، المقدمہ، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، رقم: ۴۲۔ سنن ترمذی،
رقم: ۲۶۷۱۔ سنن أبوداؤد، رقم: ۴۶۰۷۔ إرواء الغلیل، رقم: ۲۴۵۵۔ المشكاة، رقم: ۱۶۵۔ صلاة
التراویح، رقم: ۸۸-۸۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ۷۳/۲۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔^①

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جس وقت نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، رفع الیدین کرتے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی ثابت ہے اور اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔^②

عبداللہ بن قاسم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: لوگو! ذرا اپنے چہرے میری طرف کر لو، میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر بتاتا ہوں، جو آپ خود پڑھتے تھے، اور ویسی ہی نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے، پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قبلہ رو کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ دونوں کو اپنے کندھوں کی سیدھ میں برابر کیا۔ پھر اللہ اکبر کہا، پھر رکوع کیا اور اسی طرح رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا تو قوم کے لوگوں سے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے، شیخ نے کہا کہ اس کی سند کے راوی معروف ہیں۔^③

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

امام بیہقی اور حاکم نے کہا ہے کہ:

((فَقَدَرُوِي هَذِهِ السُّنَّةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ

وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ))^④

① السنن الكبرى للبيهقي: ۲/۲۳. ② السنن الكبرى للبيهقي - الكنى للدولابي، ص: ۷۳.

③ تخريج الهداية، ص: ۲۱۶.

④ التعليق المغنى، ص: ۱۱۱ - جزء رفع يدين سبكي، ص: ۹.

”سنت رفع الیدین ابو بکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔“

امام بیہقی فرماتے ہیں:

((لِأَنَّ رَفَعَ الْيَدَيْنِ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ

الرَّاشِدِينَ ثُمَّ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ)) ❶

”یعنی رفع الیدین نبی کریم ﷺ اور خلفاء الراشدین پھر تمام صحابہ اور تابعین

سے ثابت ہے۔“

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں

ہاتھوں کو اونچا اور کاندھوں کی سیدھ اور محاذ میں کر لیتے۔ اسی طرح جب رکوع میں جاتے

اور رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعت پڑھ کر اٹھتے رفع الیدین کرتے تھے۔ ❷

نیز امام بخاری رحمہ اللہ جزء رفع الیدین کے شروع میں یہ حدیث بیان کرنے کے بعد

فرماتے ہیں: سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

((أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ))

”بے شک وہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا

کرتے تھے۔“

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے:

ہر کسی کو چاہیے کہ وہ اسی ایمان سے متصف ہو جائے، جس ایمان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

متصف تھے اور جس کا ذکر قرآن کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں ہے، تو وہ بندہ صراط مستقیم

پر گامزن ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❶ السنن الكبرى: ۲/۸۱.

❷ جزء القراءة للبخاری، ص: ۶۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۳۹۔ مسند أحمد: ۳/۱۶۵۔ سنن ابن ماجہ،

ص: ۶۲۔ صحیح ابن خزيمة، رقم: ۵۸۴.

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾﴾

(البقرہ: ۱۳۷)

”پس اگر یہ تمہاری طرح ایمان لے آئیں، تو راہِ راست پر آگئے، اور اگر انہوں نے حق سے منہ پھیر لیا، تو وہ مخالفت و عداوت پر آگئے، پس اللہ آپ کے لیے ان کے مقابلے میں کافی ہوگا، اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔“

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

((إِقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي، أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ.)) ❶

”تم میرے بعد میرے صحابہ کی اقتداء کرنا، جیسے ابو بکر و عمر ہیں، اور عمار کی سیرت کو اپناؤ اور ایسے ہی ابن مسعود کی بیان کردہ باتوں کو مضبوطی سے تمہام لو۔“

پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قابلِ اتباع و اقتداء ہے، نبی کریم ﷺ کی سنت کو صحابہ کے فہم و عمل کے مطابق سمجھ کر اس پر عمل کریں گے تو بات بنے گی وگرنہ سنت رسول کو نہ تو صحیح معنوں میں سمجھا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلفاء اربعہ کی طرح دوسرے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ لہذا رفع الیدین کرنا سنت ہے جو کہ منسوخ نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی نماز پڑھی، جس کا اس وقت وجود تک نہ تھا، بلکہ تقلیدِ آباء کی راہ کی بجائے اتباع رسول اور محبت رسول ﷺ کی راہ اختیار کی، اور یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، حمید بن ہلال اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بغیر کسی استثنائی کے فرماتے ہیں: ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی ابتداء میں، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر

❶ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۲۵۱۱۔ سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: ۱۲۳۳۔

اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“^①

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“^②
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنے استاد حافظ ابوالفضل رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

((أَنَّهُ تَتَّبَعَ مَنْ رَوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ فَبَلَّغُوا خَمْسِينَ رَجُلًا .))^③

”انہوں نے صحابہ کرام کے متعلق تتبع کیا تو وہ پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جو رفع

الیدین کی روایت بیان کرتے ہیں۔“

۱۔ ((عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّمَا أَيْدِيهِمْ

الْمَرَاحُ يَرْفَعُونَهَا إِذَا رَكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ .))^④

”حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ہاتھ

پنکھوں کی طرح ہوتے تھے کہ رکوع کرنے اور رکوع سے سیدھے ہونے کے

وقت ہاتھ اوپر اٹھاتے تھے۔“

۲۔ ((عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّوْا

كَانَ أَيْدِيهِمْ حِيَالًا أَذَانِهِمْ كَأَنَّهَا الْمَرَاحُ .))^⑤

”حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نماز میں

رفع الیدین کرتے تھے، ان کے ہاتھ پنکھوں کی طرح اوپر نیچے ہوتے تھے۔“

۳۔ ((عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: هَلْ أُرِيكُمْ صَلَاةَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ

① جزء رفع الیدین: ۴۸، ۴۹۔ السنن الکبری، للبیہقی: ۷۵/۲، رقم: ۲۵۲۴۔

② المحلی، مسألة رفع الیدین عند.....: ۵۸۰/۲۔ ③ فتح الباری: ۲۲۰/۲۔

④ جزء رفع الیدین، ص: ۱۰۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۳۵/۱۔ سنن الکبری، للبیہقی: ۷۵/۲۔

المحلی، لابن حزم: ۸۹/۴۔

⑤ جزء رفع الیدین، ص: ۱۰۸۔

قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ هَكَذَا
فَاصْنَعُوا ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .)) ①

”سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاؤں اور سکھاؤں؟ پھر ”اللہ اکبر“ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے، پھر رکوع کے لیے تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے، پھر (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہہ کر ہاتھ اوپر اٹھائے، پھر کہا اسی طرح کیا کرو اور سجود میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔“

۴۔ ((عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ هَكَذَا .)) ②

”ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انھوں نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی، اور رفع الیدین کیا، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو رفع الیدین کیا، اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا، اور انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔“

۵۔ ((عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ حَذْوً مِنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَحُ الصَّلَاةَ ، وَحِينَ تَرْكَعُ ، فَإِذَا قَالَتْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَتْ يَدَيْهَا ، وَقَالَتْ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .)) ③

① سنن دارقطنی، کتاب الصلاة: ۱/ ۲۹۲۔ الاوسط، لابن المنذر: ۳/ ۱۳۸۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ”لقہ“ ہیں۔ تلخیص الحبیر: ۱/ ۲۱۹۔

② صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی الاولى مع الافتتاح سواء، رقم: ۷۳۷۔ صحیح مسلم: ۱/ ۱۵۸۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۲۹۵۔ صحیح ابن حبان: ۳/ ۱۷۵۔

③ جزء رفع الیدین، ص: ۱۰۰، رقم: ۳۵۔

”عبد ربہ سلیمان بن عمیر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ امّ درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں، جب نماز شروع کرتی تھیں اور جب رکوع کرتی تھیں، اور جب ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتی تھیں تو ”ربنا ولك الحمد“ بھی کہتی تھیں۔“

۶۔ ((عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ)) ❶

”عباس بن سہل فرماتے ہیں کہ ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے پھر رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرنے لگے۔ ابو حمید نے کہا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں، پس وہ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو رفع الیدین کیا، اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔“

فائدہ: یہ روایت سنن ابوداؤد (۷۳۰) اور سنن ترمذی (۳۰۴) میں موجود ہے، اس میں ہے کہ ابو حمید الساعدی نے دس صحابہ کی مجلس میں کہا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جانتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی تو تمام صحابہ نے اس پر کہا کہ ((صَدَقْتَ هَكَذَا يُصَلِّي .)) ”آپ نے سچ کہا؛ سید المرسلین ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔“

اس میں بھی رکوع سے سر اٹھاتے، اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا موجود ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کی بات ہے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کی نماز پر گفتگو کرتے ہیں ورنہ وہ کہہ دیتے چلو سامنے چل کر دیکھ لیتے ہیں۔

امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص حدیث ابو حمید سننے کے باوجود رکوع میں جاتے اور اس سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتا تو اس کی نماز ناقص ہوگی۔“ ①

۷۔ ((عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَيْثُ كَبَّرَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ.)) ②

”ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ تکبیر تحریمہ کہتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“

۸۔ ((عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبَا سَعِيدٍ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعُوا، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ الرَّكُوعِ.)) ③

”امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر، سیدنا ابوسعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ نماز شروع کرنے کے وقت، اور رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“

۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی کو رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے کنکریاں مارتے اور فرماتے کہ رفع الیدین نماز کی زینت ہے۔ ④

① صحیح ابن خزمیہ: ۱ / ۲۹۸۔ ابن خزمیہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② جزء رفع الیدین، للبخاری، ص: ۹۴، رقم: ۲۱۔ ③ جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۱۵۲۔

④ جزء رفع الیدین، ص: ۸۶۔ مسند حمیدی: ۲ / ۲۷۷۔

۱۰۔ ((عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ)) ❶

” (اُستاد امام مالک رحمہ اللہ) نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں داخل ہوتے وقت تکبیر کہتے، اور رفع الیدین کرتے۔ اور جب ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے تھے تو رفع الیدین کرتے، اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تھے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی مکرم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔“

فائدہ.....: امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی بنا پر مسلمانوں کے لیے رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔ ❷

۱۱۔ ((عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ.)) ❸

” ابو زبیر سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تھے اور رکوع سے سر اوپر اُٹھاتے تھے، تب بھی اسی طرح ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے، اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۹۰۔

❷ التلخیص الحبیر: ۱/۲۱۸۔

❸ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، رقم: ۸۶۸۔ مسند السراج، ص: ۶۲۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

۱۲۔ عبد اللہ بن القاسم فرماتے ہیں کہ:

((بَيْنَمَا النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَقْبِلُوا عَلَيَّ بِوُجُوهِكُمْ أَصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي وَيَأْمُرُ بِهَا، فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَا بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَبَّرَ ثُمَّ غَضَّ بَصَرَهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَا بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ وَكَذَلِكَ حِينَ رَفَعَ قَالَ لِقَوْمٍ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا)) ❶

”لوگ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ”لوگو! اپنے چہرے میری طرف کرو، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں، جو آپ پڑھتے تھے، اور جس کا حکم دیتے تھے۔ پس آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، اور اپنے کندھوں تک رفع الیدین کیا، اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا۔ پھر آپ نے اپنی نظر جھکالی، پھر آپ نے رفع الیدین کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو گئے، پھر آپ نے تکبیر کہی، پھر رکوع کیا، اور اسی طرح رفع الیدین کیا، جب آپ رکوع سے کھڑے ہوئے۔ آپ نے نماز کے بعد لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح نماز پڑھاتے تھے۔“

۱۳۔ ((عَنْ عَاصِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ كَلِمًا رَكَعَ، وَرَفَعَ رَأْسَهُ

❶ نصب الرأية ۱/۴۱۶۔ مسند الفاروق، لابن كثير، ص: ۱۶۵، ۱۶۶۔ شرح ترمذی، لابن سید

الناس ۲/۲۱۷، واللفظ له.

مِنَ الرَّكُوعِ))^①

”عاصم سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب انھوں نے نماز شروع کی تکبیر کہی، اور رفع الیدین کیا، اور جب رکوع کیا کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔“

۱۴۔ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حضور انور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عین شروع نماز میں، رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرتے تھے۔ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔“^②

خلاصہ: ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے:

- | | |
|---------------------------------|-------------------|
| ① ابو بکر صدیق | ② عمر بن خطاب |
| ③ عثمان بن عفان | ④ علی بن ابی طالب |
| ⑤ مالک بن حویرث | ⑥ ابو موسیٰ اشعری |
| ⑦ عبداللہ بن زبیر | ⑧ انس بن مالک |
| ⑨ عبداللہ بن زبیر | ⑩ عبداللہ بن عباس |
| ⑪ وائل بن حجر | ⑫ جابر بن عبداللہ |
| ⑬ ابوسعید | ⑭ ابو جمہید اور |
| ⑮ فطان بن عاصم جری رضی اللہ عنہ | |

جدول

مذکورہ احادیث کا خلاصہ اس جدول کی مدد سے سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ وہ بارہ

① جزء رفع الیدین، رقم: ۲۰، ۵۶، ص: ۹۳۔

② السنن الکبریٰ، للبیہقی: ۷۵/۲۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدین کی روایت کرتے ہیں۔

← سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: السنن الکبریٰ للبیہقی: ۷۳/۲۔

← سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: تحریج الهدایة، ص: ۲۱۶۔

← سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: مسند أحمد: ۹۳/۱۔

← سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: صحیح بخاری، رقم: ۱۱۶ و ۷۳۵۔

← سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ: سنن ابن ماجہ، رقم: ۸۶۶۔

← سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۶۹۳۔

← سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: صحیح مسلم، رقم: ۸۹۶۔

← سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ: صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۵/۱۔

← سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: سنن دارقطنی: ۲۹۲/۱۔

← سیدنا ابو جمیل الساعدی رضی اللہ عنہ: فی عشرة من أصحاب النبی ﷺ
جزء رفع الیدین، ص: ۷۳۔

← سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: سنن ابن ماجہ، رقم: ۸۶۸۔

← سیدنا فاطمہ بن عاصم جری رضی اللہ عنہ: تاریخ أصبهان: ۱۶۲/۲۔

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ



تابعین کا رفع الیدین کرنا

تابعین عظام رضی اللہ عنہم کا گروہ بھی قابل اقتداء ہے۔ کیونکہ وہ خیر القرون میں شامل ہیں اور انہوں نے علم بالواسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پروردہ آغوش رسالت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے:

((خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.))^①
 ”تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، (یعنی صحابہ کرام) پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے۔“ (تابع تابعین)

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے، تو تابعین عظام رضی اللہ عنہم نے اس سنت کو اپنایا اور ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے۔

۱۔ ((عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدًا وَالْحَسَنَ وَابَا نَضْرَةَ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءَ وَطَاوُسًا وَمُجَاهِدًا وَالْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ وَنَافِعًا وَابْنَ أَبِي نَجِيحٍ إِذَا افْتَحُوا الصَّلَاةَ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَإِذَا رَكَعُوا، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ الرَّكْعَةِ))^②
 ”ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین، حسن بصری، ابو نضرة، قاسم بن محمد (سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) عطاء بن ابی رباح (ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) طاووس یمانی، مجاہد، حسن بن مسلم، نافع (امام مالک کے استاد) اور

① صحیح بخاری، کتاب الشهادات، رقم: ۲۶۵۱۔

② جزء رفع الیدین، ص: ۶۷۔ التمهید: ۲۱۸/۹۔

عبداللہ بن ابی نجیح رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔“

۲۔ ((عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ يَقُولُ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَيْنَةٌ وَزَيْنَةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ إِذَا كَبَّرْتَ ، وَإِذَا رَكَعْتَ ، وَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرَّكُوعِ)) ❶

”محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ نعمان بن ابی عیاش سے میں نے سنا، کہتے تھے کہ ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کے لیے زینت یہ ہے کہ جس وقت تکبیر تحریمہ کہو، جس وقت رکوع کرو اور جس وقت رکوع سے سیدھے کھڑے ہو تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ یعنی رفع الیدین کرو۔“

۳۔ ((عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَأَيْتُ وَهَبَ بْنَ مُنْبِيَةَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوِ أُذُنَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ .)) ❷

”داؤد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ تابعی کو دیکھا کہ جب پہلی تکبیر کہتے اور جس وقت رکوع کرتے، اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو کانوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔“

۴۔ ((عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً أَوْ مَكْحُولًا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا .)) ❸

”عکرمہ بن عمار سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ، قاسم بن

❶ جزء رفع الیدین، ص: ۵۹.

❷ مصنف عبدالرزاق: ۶۹/۲۔ التمهید: ۲۲۸/۹.

❸ جزء رفع الیدین، رقم: ۶۲.

محمد، عطاء (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اُستاد) اور مکحول کو دیکھا کہ نماز میں رکوع کرتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔“

۵۔ ((عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ تُزَيِّنُ بِهِ صَلَاتَكَ)) ❶

”عبدالملک بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے نماز میں رفع الیدین کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ ایک ایسا عمل ہے، جس سے تو اپنی نماز کو مزین کرتا ہے۔“

۶۔ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام بخاری رحمہ اللہ جزء رفع الیدین میں لکھتے ہیں:

((عَمْرُو بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ لَيْسَ أَلْنِي أَنْ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: الَّذِي جَلَدَ أَخَاهُ فِي أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ أَنْ كُنَّا لَنُؤَدِّبُ عَلَيْهِ وَنَحْنُ غُلَمَانٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ .)) ❷

”عمرو بن مہاجر نے کہا: عبداللہ بن عامر مجھے کہتے ہیں کہ میں انہیں خلیفہ المسلمین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس لے جاؤں، میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے جب اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ عبداللہ بن عامر وہی ہے جس نے اپنے بھائی کو رفع الیدین کرنے پر کوڑا مارا تھا۔ ہمیں تو رفع الیدین سکھایا جاتا تھا، جب کہ ہم مدینہ میں بچے تھے۔ پس عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔“

❶ جزء رفع الیدین، رقم: ۱۰۸۔ السنن الکبریٰ، للبیہقی، ۲/۷۵۔

❷ جزء رفع الیدین، رقم: ۱۷۔

درج ذیل تابعین، فقہاء سے بسند صحیح رکوع سے پہلے اور بعد میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے:

- | | | | |
|----|--|----|--|
| ۱ | حسن بصری | ۲ | عطاء بن ابی رباح (استاد امام ابوحنیفہ) |
| ۳ | طاؤس (شاگرد ابن عباس رضی اللہ عنہما) | ۴ | مجاہد |
| ۵ | نافع (مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما و استاد امام مالک) | ۶ | سالم |
| ۷ | سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما ① | ۸ | ابو قلابہ |
| ۹ | ابن ابی نجیح | ۱۰ | حسن بن مسلم |
| ۱۱ | عبداللہ بن دینار | ۱۲ | عمر بن عبدالعزیز |
| ۱۳ | قاسم بن محمد | ۱۴ | قیس بن سعد |
| ۱۵ | محمد بن سیرین | ۱۶ | نعمان بن ابی عیاش اور |
| ۱۷ | مکحول رضی اللہ عنہما ② | | |

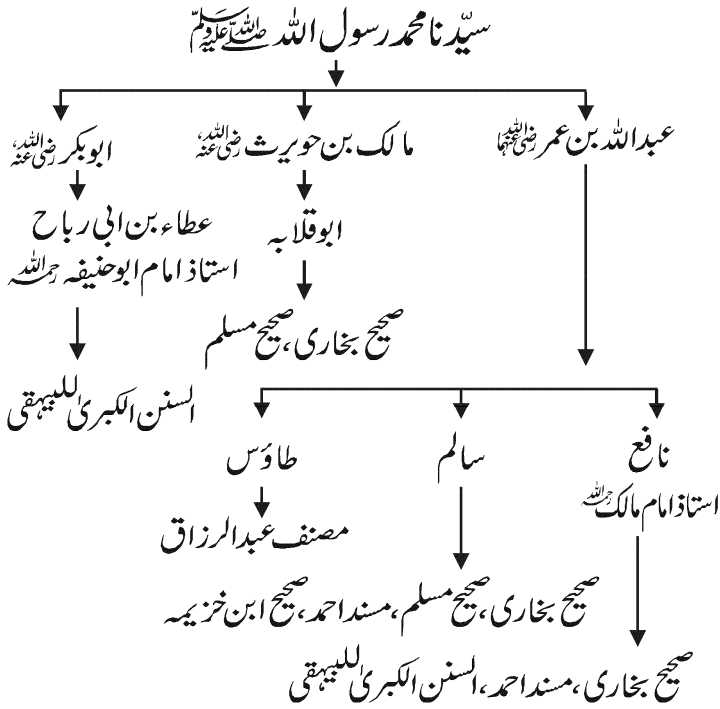
جدول:

قارئین کرام! تابعین عظام رضی اللہ عنہم نے علم نبوت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا تھا، اور جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں بتلایا، وہ اُس پر عمل پیرا ہے۔ رفع الیدین کرنا تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ ذیل میں دیے گئے جدول کی مدد سے آپ کو بات اچھی طرح سمجھ آ جائے گی کہ تابعین نے یہ سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اخذ کی اور انہوں نے اسے رسول کریم ﷺ سے روایت کیا۔ پس اگر کوئی شخص تابعین کی اقتداء کرنے والا ہو تو بھی رفع الیدین کا تارک نہیں ہو سکتا۔ اس جدول میں آپ دیکھیں گے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد محترم جناب عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ رفع الیدین کی حدیث کے راوی ہیں اور وہ خود بھی رفع الیدین

① سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین عند الركوع، رقم: ۲۵۶۔

② جزء رفع الیدین للإمام البخاری: ۵۶، ۶۳، ۶۴۔

کرتے تھے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے تو ایسی عظیم ہستی کی تقلید کرتے ہوئے رفع الیدین نہ کرنا ریت کی دیوار پر عمارت قائم کرنے کے مترادف ہے۔ واللہ اعلم!



تبع تابعین اور ائمہ کرام کے عمل کی روشنی میں رفع الیدین

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي
الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ
الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَلِكَ خَيْرٌ
وَ أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾﴾ (النساء: ٥٩)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اقتدار والوں کی، پھر اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے اور انجام کے اعتبار سے یہی اچھا ہے۔“

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ،
وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ
عَصَانِي.)) ❶

”جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے میرے امیر کی اطاعت

کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ امام احمد نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کی قیادت میں ایک فوجی دستہ بھیجا۔ دستہ کے امیر کسی بات پر لوگوں سے ناراض ہو گئے، تو انہوں نے ایک آگ جلوائی اور لوگوں کو اس میں کودنے کے لیے کہا، دستہ کے ایک نوجوان نے لوگوں سے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں۔ جب انہوں نے واپس آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے کہا کہ اگر تم لوگ اُس میں کود جاتے تو اس سے کبھی نہ نکلتے، امیر کی اطاعت بھلائی کے کام میں ہوتی ہے۔^①

علامہ طیبی لکھتے ہیں کہ ”وَاطِيعُوا الرَّسُولَ“ میں فعل کا اعادہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول کی اطاعت مستقل ہے۔ اور ”وَأُولَى الْأَمْرِ“ میں فعل کا عدم اعادہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی اطاعت مشروط ہے۔ اگر ان کا حکم قرآن و سنت کے مطابق ہوگا تو اطاعت کی جائے گی، ورنہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ”اولی الامر“ سے مراد اہل فقہ و دین ہیں اور مجاہد، عطا اور حسن بصری وغیرہم کے نزدیک اس سے مراد علماء ہیں۔

لیکن بظاہر حق یہ ہے کہ تمام اہل حل و عقد، امراء اور علماء مراد ہیں۔^② پس تبع تابعین اور ائمہ ہدیٰ کا وہ عمل جو کتاب و سنت کے مطابق ہوگا قابل اقتداء ہے۔ ذیل کی بحث سے معلوم ہوگا کہ ائمہ ہدیٰ اور تبع تابعین بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ جو کہ سنت رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ پس تبعین ائمہ کو رفع الیدین سے انکار کیوں ہے؟

② تیسیر الرحمن، ص: ۲۶۹۔

① صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ۴۵۸۴۔

❁ امام عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ:
 ((كَاتَبْتُ أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَرْفَعُ فِي الصَّلَاةِ لِكَثْرَةِ
 الْأَحَادِيثِ وَجُودَةِ الْأَسَانِيدِ)) ❶

”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی زیادہ احادیث صحیح و عمدہ اسانید کے ساتھ مروی ہیں
 کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔“
 ❁ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عطاء بن ابی رباح (استاد ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق لکھتے ہیں:

”ایوب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا:
 ((يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
 مِنْ الرُّكُوعِ)) ❷

”کہ وہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے
 سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنی
 نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

امام مالک اپنی موطا میں یہ حدیث مبارک نقل کرتے ہیں؛ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ
 مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِرُّكُوعٍ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ
 رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ

❶ السنن الكبرى، للبيهقي: ٧٩/٢.

❷ السنن الكبرى، للبيهقي: ٧٣/٢.

❸ فتح الباری شرح صحیح بخاری للحافظ ابن حجر: ٢٢٠/١، باب رفع الیدین.

الْحَمْدُ“ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ)) ❶

”رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے، تو دونوں ہاتھ دونوں موٹدھوں کے برابر اٹھاتے تھے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے، اور کہتے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ اور سجدوں میں ہاتھ نہ اٹھاتے، نہ سجدے کو جاتے وقت۔“

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((رَوَى ابْنُ وَهْبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ وَأَشْهَبُ وَأَبُو الْمُضْعَبِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ هَذَا إِلَى أَنْ مَاتَ)) ❷

”یعنی امام ابن وہب، امام ولید بن مسلم، امام سعید بن ابی مریم، امام اشہب اور امام ابومصعب امام مالک کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے موافق نماز میں رفع الیدین کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ عَمِيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ)) ❸

”امام مالک، معمر، اوزاعی، ابن عمینہ، ابن المبارک، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم کا یہی مسلک ہے۔“

❶ موطا امام مالک بروایة ابن القاسم، ص: ۱۱۳، رقم: ۵۹۔ والموطا بالرواية الثمانية (۱۷۰)

۳۷۶، ۳۷۵/۱ بتحقیق الشیخ سلیم الہلالی حفظہ اللہ۔ والموطا، ص: ۸۰، رقم: ۷۸، بتحقیق

عبدالمجید ترکی، بیروت.

❷ التمهید: ۲/۲۱۳، ۲۲۲.

❸ سنن ترمذی: ۲/۲۷، طبع بیروت.

امام عبداللہ بن وہب المصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام مالک بن انس کو دیکھا، آپ نماز شروع کرتے وقت، رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، اس کے راوی ابو عبد اللہ محمد بن جابر بن حماد المرزوقی الفقیہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے محمد بن عبد اللہ بن الحکم سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ امام مالک کا قول اور فعل ہے جس پر وہ فوت ہوئے ہیں، اور یہی سنت ہے، میں اسی پر عمل کرتا ہوں اور حرمہ بھی اسی پر عمل کرتا ہے۔^①

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا رفع الیدین کے بارے ذکر مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے:

- ① جامع ترمذی، مع عارضة الاحوذی: ۵۷ / ۲، جامع ترمذی مع تخریج احمد شاکر: ۳۷ / ۲.
- ② طرح التثريب، للعراقی: ۲ / ۲۵۳ / ۲۵۴.
- ③ التمهيد، لابن عبدالبير: ۹ / ۲۱۳، ۲۲۲، ۲۲۳، ورواه بأسانيد من طرق عنه.
- ④ الاستذكار: ۲ / ۱۲۴.
- ⑤ شرح صحيح مسلم للنوی: ۴ / ۹۵.
- ⑥ المجموح شرح المذهب: ۳ / ۳۹۹.
- ⑦ المغنی لابن قدامه: ۱ / ۲۹۴.
- ⑧ نیل الاوطار للشوکانی: ۲ / ۱۸۰ - ۴ / ۱۸۰.
- ⑨ معالم السنن للخطابی: ۱ / ۱۹۳.
- ⑩ شرح السنة للبعوی: ۳ / ۲۳.
- ⑪ المحلی لابن حزم: ۴ / ۸۷.
- ⑫ المفهم للقرطبی بحواله تحفة الاحوذی: ۱ / ۲۲۰ وغیرهم.^②
- ⑬ مؤطا امام محمد، ص: ۸۹.

① تاریخ دمشق: ۱۳۴/۵۵.

② بحواله نور العینین، ص: ۱۷۰، طبع مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد.

بعض الناس کا مالکیوں کی غیر مستند کتاب ”المدونہ“ کے حوالے سے امام مالک کا مسلک عدم رفع الیدین بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ امام مالک رحمہ اللہ کے قریبی و مشہور تلامذہ ان سے رفع الیدین بیان کرتے ہیں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ بلکہ مؤطا میں امام مالک رحمہ اللہ سے بسند صحیح رفع الیدین کی حدیث ثابت ہے۔ اور امام مالک کے اساتذہ اور تلامذہ بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں کیا خوب فرماتے ہیں:

((لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ سَمِعَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ، وَعِنْدَ الرَّكْعِ ، وَالرَّفْعِ مِنَ الرَّكْعِ أَنْ يَتْرُكَ الْاِقْتِدَاءَ بِفِعْلِهِ ﷺ)) ①

”جو شخص رسول اللہ ﷺ کی شروع نماز، رکوع سے پہلے، اور بعد میں رفع الیدین والی حدیث سن لے، اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اس پر عمل نہ کرے، اور اقتداء سنت کو چھوڑ دے۔“

علامہ سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رفع الیدین کو واجب، اور ضروری قرار دیتے ہیں۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ رفع الیدین کا کیا معنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

((تَعْظِيمُ اللَّهِ وَاتِّبَاعُ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ)) ②

”کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور سنت نبوی ﷺ کی اتباع ہے۔“

السنن الكبرى، للبيهقي (٢ / ٨٢) پر لکھا ہے کہ: امام الربيع نے ان سے عند الركوع، رفع الیدین کے متعلق سوال کیا تھا تو انہوں نے یہ جواب دیا:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

((تَارِكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ تَارِكٌ لِّلْسُنَّةِ .))^①
 ”رفع الیدین کا تارک سنت کا تارک ہے۔“

مزید برآں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَبِهَذَا نَقُولُ فَنَأْمُرُ كُلَّ مُصَلٍّ ، إِمَامًا وَمَأْمُومًا ، أَوْ مُنْفَرِدًا ،
 رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ،
 وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ .))^②

”ہمارا مذہب یہی ہے، اور ہم ہر نماز پڑھنے والے، خواہ وہ امام ہو، یا مقتدی یا منفرد، مرد ہو یا عورت سب کو نماز شروع کرتے، رکوع میں جاتے، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے ہیں۔“

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قریشی النسل تھے، فقہ حنفی، مالکی اور حنبلی کو بھی جانتے تھے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے تھے، کتاب و سنت، فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین و تبع تابعین پر گہری نظر رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رفع الیدین کا حکم دیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

مسائل الامام احمد، لابی داؤد الجستانی (رقم: ۲۳۴-۲۳۵، ص: ۵۰) پر ہے کہ:

((رَأَيْتُ أَحْمَدَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرَّكُوعِ ، وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرَّكُوعِ كَرَفَعِهِ عِنْدَ اسْتِفْتَاكِ الصَّلَاةِ يُحَاذِيَانِ أُذُنَيْهِ وَرَبَّمَا قَصَرَ عَنِ رَفْعِ الْإِفْتِتَاحِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ قِيلَ لَهُ: رَجُلٌ سَمِعَ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ ، هُوَ تَامُ الصَّلَاةُ؟ قَالَ:

② کتاب الأم، للشافعی: ۱/۱۲۶.

① اعلام الموقعين، ص: ۲۵۷.

تَمَامُ الصَّلَاةِ لَا أَدْرِي وَلَكِنْ هُوَ عِنْدِي فِي نَفْسِهِ مُتَغَرِّضٌ))^①
 ”میں نے امام احمد کو دیکھا ہے وہ رکوع سے پہلے، اور بعد میں بھی شروع نماز کی
 طرح رفع الیدین کا نون تک کرتے تھے، اور بعض اوقات شروع نماز والے رفع
 الیدین سے ذرا تقصیر کر کے رفع الیدین کرتے تھے۔ اور میں نے امام احمد رحمۃ اللہ
 کو کہتے سنا جب ان سے کہا گیا کہ: ایک شخص رفع الیدین کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ
 احادیث سنتا ہے اور پھر بھی رفع الیدین نہیں کرتا۔ کیا اس کی نماز پوری ہوتی ہے؟
 تو آپ نے فرمایا: پوری نماز ہونے کا تو مجھے معلوم نہیں ہے، ہاں وہ فی نفسہ نقص
 والی نماز ہے۔“

فائدہ.....: جو لوگ رفع الیدین نہیں کرتے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے ان کی نمازوں
 کو ناقص قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جاننے والا
 کون ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے امام اہل السنۃ کا لقب پایا، اور حدیث کی سب سے ضخیم کتاب مسند
 لکھنے کا شرف بھی حاصل کیا۔

ابن الجوزی رحمۃ اللہ رقم طراز ہیں:

”امام احمد بن حنبل بلاشبہ تمام ائمہ سے زیادہ حدیثوں کے جامع اور عالم تھے۔
 آپ کا حال یہ تھا کہ آپ ایسی کتابوں کی تالیف کو ناپسند کرتے تھے، جن میں
 مسائل کی تفریع اور رائے کو جمع کیا گیا ہو۔“^②

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ بھی رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے اور اپنی زندگی کی
 آخری نماز مرض الموت میں رفع الیدین کے ساتھ ادا کی۔
امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ:

امام بخاری رحمۃ اللہ بھی رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے۔ درج ذیل نصوص اس پر
 دلالت کرتی ہیں۔

❖ قرآن مجید کے بعد ”صحیح الکتب“ صحیح بخاری شریف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ رفع الیدین کی پانچ روایات صحیح بخاری میں لائے ہیں جو کہ محبت رسول ﷺ کی زبردست دلیل ہیں۔

❖ امام بخاری رحمہ اللہ کا جزء رفع الیدین لکھنا اُمت مسلمہ کے لیے دلیل ہے کہ یہ سنت ثابت اور متواتر ہے۔ لہذا نسخ رفع الیدین کا دعویٰ بلا دلیل اور تاویلات فاسدہ پر مبنی ہے۔

❖ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”کسی ایک صحابی رسول ﷺ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدین نہ کرتا ہو اور اس روایت کی سند رفع الیدین کرنے والی روایات سے زیادہ صحیح ہو۔“ ❶

❖ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ازواج ان رفع الیدین نہ کرنے والوں سے زیادہ جاننے والی تھیں کیونکہ وہ نماز میں رفع الیدین کرتی تھیں۔“ ❷

❖ امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ائمہ دین میں سے کسی کے پاس بھی نبی ﷺ سے ترک رفع الیدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح کسی صحابی سے بھی رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ ❸

❖ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) رفع الیدین کیا کرتے تھے اور اپنے وقت کے مشہور علماء میں سے تھے۔ پھر اگر کسی کو سلف سے علم نہ ہو تو وہ کم از کم ابن المبارک کی اتباع ہی کر لے۔ جس میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین کی اتباع کی، بہ نسبت اس شخص کے جس کو علم ہی نہ ہو۔“ ❹

❖ امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ: ”علماء مکہ، اہل حجاز، عراق، شام، بصرہ اور یمن کی ایک بڑی تعداد سے (رفع الیدین کی) روایات ہم تک پہنچی ہیں۔“ ❺

❶ جزء رفع الیدین : ۵۶۰۔ السنن الكبرى للبيهقي : ۷۴/۲، رقم : ۲۵۲۳۔

❷ جزء رفع الیدین، ص : ۱۰۰، رقم : ۳۵۔ ❸ جزء رفع الیدین، ص : ۱۳۲۔

❹ انسائیکلو پیڈیا آف اثبات رفع الیدین، ص : ۲۱۷، ۲۱۸۔

❺ جزء رفع الیدین، ص : ۳۴۔

❖..... امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ: ”عبداللہ بن الزبیر (الحمیدی) علی بن عبداللہ (المدینی) یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن ابراہیم (راہویہ) رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کو رفع یدین کے بارے مروی ہیں حق اور ثابت سمجھتے تھے۔ اور یہ لوگ اپنے زمانے کے (بڑے) علماء میں سے تھے۔ اور اسی طرح عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایات کیا گیا ہے۔“❶

❖..... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ”علی بن عبداللہ (المدینی) جو کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے نے کہا: زہری عن سالم عن ابیہ کی روایت کی وجہ سے مسلمانوں پر یہ حق (اور ضروری) ہے کہ رفع یدین کریں۔“❷

❖..... امام بخاری رحمہ اللہ کے اصحاب، اہل حدیث بھی رفع الیدین کرتے تھے، چنانچہ امام حاکم فرماتے ہیں:

((يُظْهِرُونَ فِي آرَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ أَفْرَادِ الْإِقَامَةِ وَرَفَعِ الْأَيْدِي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ))❸

”اصحاب بخاری رفع الیدین اور اکہری اقامت کے قائل تھے۔“

علماء اہل سنت، ائمہ کرام اور فقہائے عظام رحمہم اللہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے:

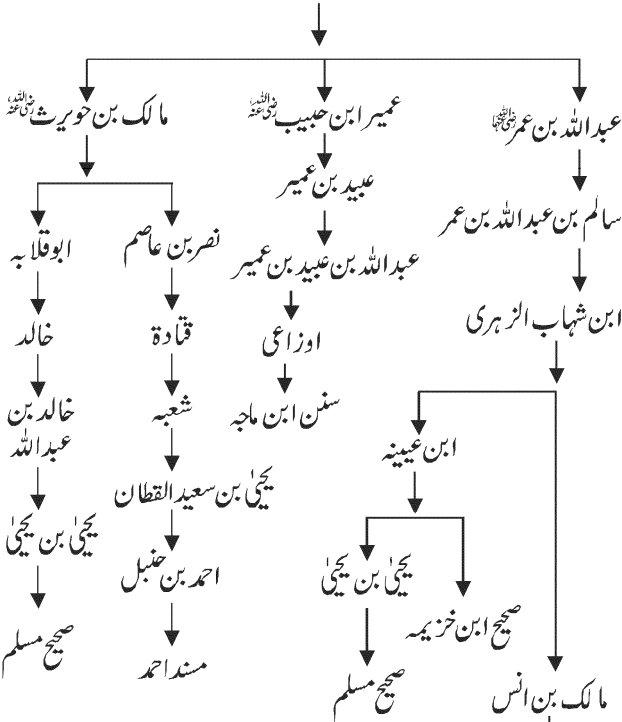
- | | | |
|--------------------------|---|-------------------------|
| ❶ امام مالک | ❷ امام معمر | ❸ امام اوزاعی |
| ❹ امام ابن عیینہ | ❺ امام عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابوحنیفہ) | |
| ❻ امام شافعی | ❼ امام احمد بن حنبل | ❽ امام اسحاق بن راہویہ❹ |
| ❾ ابو الزبیر | ❿ اللیث بن سعد | ⓫ یحییٰ بن سعید القطان |
| ⓫ عبدالرحمن بن مہدی | ⓬ یحییٰ بن یحییٰ الاندلسی (شاگرد خاص امام مالک) اور | |
| ⓭ امام بخاری رحمہم اللہ❺ | | |

❶ جزء رفع الیدین، ص: ۳۵۔
 ❷ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ۲۵۶۔
 ❸ السنن الكبرى، للبيهقي، باب رفع الیدین عند الركوع وعند رفع الأُس منه، رقم: ۲۳۵۶۔
 ❹ جزء رفع الیدین، ص: ۳۶۔
 ❺ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ۲۵۶۔
 ❻ السنن الكبرى، للبيهقي، باب رفع الیدین عند الركوع وعند رفع الأُس منه، رقم: ۲۳۵۶۔

جدول

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ تابعین اور ائمہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے جو کہ انہوں نے تابعین عظام سے اخذ کی اور انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سنت مطہرہ کو بیان کیا اور اس پر عامل رہے۔ ذیل میں دیے گئے جدول سے بات سمجھنے میں آسانی ہوگی:

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



صحیح بخاری - مؤطا - سنن نسائی - صحیح ابن حبان
شرح السنن - سنن دارمی - السنن الکبریٰ للبیہقی

امام ابن تیمم رضی اللہ عنہ کا قول:

امام ابن تیمم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو شخص رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر

اٹھاتے ہوئے رفع الیدین نہ کرے وہ سنت رسول کا تارک ہے۔“^①

تفصیلی جدول:

قارئین کرام! مذکورہ بالا بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین، اور ائمہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے۔

ذیل میں دیے گئے تمثیلی جدول میں گیارہ صحابہ کرام، سیدنا ابو بکر صدیق، عبد اللہ بن زبیر، علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عمر، عمیر بن حبیب، انس بن مالک، ابو ہریرہ، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، ابو موسیٰ اشعری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ بارہ تابعین جیسے عطاء بن ابی رباح، عبید اللہ بن ابی رافع، سالم بن عبد اللہ، نافع، عبید اللہ بن عمیر، حمید، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث، علقمہ بن وائل، نصر بن عاصم، ابو قلابہ، حطان بن عبد اللہ اور ابو الزبیر رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور پھر تبع تابعین جیسے ایوب سختیانی، عبد الرحمن بن الاعرج، ابن شہاب الزہری، اوزاعی، عبید اللہ، عبد الوہاب، عبد الجبار بن وائل، شعبہ، خالد، ازرق بن قیس اور ابراہیم بن طہمان ہیں اور ائمہ کرام کی کثیر تعداد جیسے محمد بن الفضل، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ الصنفار، عبد اللہ بن الفضل، موسیٰ بن عقبہ، عبد الرحمن بن ابی زناد، سلیمان بن داؤد، یونس، عبد اللہ، محمد بن مقاتل، عبد الاعلیٰ، عیاش، محمد بن بشر، یحییٰ بن ایوب، شعیب بن یحییٰ التمیمی، ابو ہریرہ عبد المجید، ابو بکر، ابوطاہر، محمد بن حمادہ، ہمام، عفان، زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن سلمہ، نصر بن شمیل، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن شیرویہ، علی بن احمد، ابو حذیفہ، محمد بن یحییٰ، بیہقی، احمد بن حنبل، بخاری، ابن خزیمہ، مسلم، دارقطنی، اور ابن ماجہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جو رفع الیدین کی حدیث بیان کرتی ہیں اور خود بھی رفع الیدین کرتی تھیں۔

اس جدول کو اور بھی کھولا جاسکتا ہے، لیکن بطور نمونہ اختصار و جامعیت کے ساتھ پیش

خدمت قارئین ہے۔

امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ کا قول:

امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جس نے رفع الیدین چھوڑ دیا، بے شک اس نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا۔“^①

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی کا فتویٰ:

پاک و ہند میں اہل سنت و الجماعت میں کوئی گروہ بھی ہو، شاہ صاحب کا بڑا احترام کرتے ہیں، ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے اقوال و فتاویٰ کو حرزِ جاں بنایا جائے۔ اُن فتاویٰ جات میں سے فتویٰ رفع الیدین بھی ہے، لہذا ان کے محترمین کو چاہیے کہ وہ اس فتویٰ پر عمل کریں۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

((وَالَّذِي يَرْفَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّنْ لَا يَرْفَعُ فَإِنَّ أَحَادِيثَ الرَّفْعِ أَكْثَرُ وَأَثْبَتُ .))^②

”رفع الیدین کرنے والا میرے نزدیک نہ کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے، کیونکہ رفع الیدین کی احادیث زیادہ اور صحیح ہیں۔“

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ .))^③

”نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، اور رکوع میں جاتے وقت، اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے۔“

فائدہ: شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف لوگوں نے طرح طرح کے جھوٹے واقعات اور شرکیہ عقائد منسوب کر کے کتابوں کے اوراق سیاہ کر رکھے ہیں، جن کا تعلق آپ

سے قطع نہیں ہے۔ مگر جو آپ کا عمل اور جو آپ کی دعوت ہے انہی لوگوں نے اس کو تعصب کی وجہ سے ترک کر رکھا ہے۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ کا عمل:

حضرت مجدد الف ثانی بھی نماز میں رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶



رفع الیدین علمائے احناف کی نظر میں

حقیقت پسند علمائے احناف بھی رفع الیدین کے قائل ہیں۔ ذیل کی سطور میں چند کا ذکر

موجود ہے:

✽ امام عصام بن یوسف حنفی رکوع میں جاتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع

الیدین کیا کرتے تھے۔^①

فائدہ..... یہی امام عصام بن یوسف بلخی رحمۃ اللہ علیہ جو امام محمد (شاگرد امام ابوحنیفہ) کے

تلامذہ اور امام یوسف (شاگرد امام ابوحنیفہ) کے رفقاء سے ہیں، وہ اکثر مسائل میں امام

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ جب انہیں امام ابوحنیفہ کے قول

کے موافق دلیل نہ ملتی تو وہ ان کے خلاف دلیل کی روشنی میں فتویٰ صادر فرماتے۔^②

✽ علامہ سندھی حنفی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی احادیث رفع الیدین

کے متعلق رقمطراز ہیں:

((مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ وَوَائِلُ بْنُ حَجْرٍ مِمَّنْ صَلَّى مَعَ

النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِ عُمُرِهِ فَرَوَا بَيْنَهُمَا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالرَّفْعَ

مِنْهُ دَلِيلٌ عَلَى بَقَائِهِ وَبُطْلَانِ دَعْوَى نَسَخِهِ كَيْفَ وَقَدْ رَوَى

مَالِكٌ هَذَا جَلْسَةً الْإِسْتِرَاحَةِ فَحَمَلُوها عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ فِي آخِرِ

عُمُرِهِ فِي سِنِّ الْكِبَرِ فَهِيَ لَيْسَ مِمَّا فَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَصْدًا فَلَا

① الفوائد البهية، ص: ۱۱۶.

② صلوة النبي ﷺ للألباني، ص: ۵۲۔ حاشیہ ابن عابدین: ۷۴/۱۔ الفوائد البهية، ص: ۱۱۶۔ البحر

الرائق: ۹۳/۶.

يَكُونُ سُنَّةً وَهَذَا يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ الَّذِي رَوَاهُ ثَابِتٌ لَا مَنَسُوخًا لِكَوْنِهِ فِي آخِرِ عُمُرِهِ عِنْدَهُمْ فَالْقَوْلُ بِأَنَّهُ مَنَسُوخٌ قَرِيبٌ مِنَ التَّنَاقُضِ وَقَدْ قَالَ ﷺ لِمَالِكٍ هَذَا وَأَصْحَابِهِ "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي". وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ. (۱)

”مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی آخری عمر میں نماز پڑھی ہے ان دونوں کی رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کی روایت کردہ رفع الیدین کی حدیثیں اس کے بقاء و دوام اور رفع الیدین کی منسوخیت کے دعویٰ کو باطل کرنے کی دلیل ہیں۔ یہی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جلسہ استراحت کی حدیث بھی بیان کی ہے اور حنفی حضرات نے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ یہ آپ کی آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے تھا۔ آپ نے قصداً ایسے نہیں کیا اور نہ ہی یہ سنت ہے۔ یہ توجیہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ رفع الیدین جسے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے ثابت ہے منسوخ نہیں، اس لیے کہ جلسہ استراحت ان کے ہاں آپ کی آخری عمر میں تھا رفع الیدین کی منسوخیت کا قول تناقض کے قریب ہے اور اسی مالک کو اور اس کے ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا: نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔“

✽ مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی فرماتے ہیں کہ:

((أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا، أَوْ مِمَّا لَا يُشَكُّ فِيهِ وَلَمْ يَنْسَخْ وَلَا

① حاشیہ سندھی علی النسائی: ۱/۵۸، مطبوعہ دارالمعرفة بیروت۔ شرح سنن ابن ماجہ:

۲۸۲/۱، مطبوعہ دارالجیل، بیروت.

حَرْفٌ مِنْهُ.)) ❶

”یعنی رفع الیدین کی حدیث سند اور عمل دونوں لحاظ سے متواتر ہے۔ جس میں

کوئی شک نہیں کیا جاسکتا، اس میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا۔“

❧ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حق یہ ہے کہ رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قوی طرق اور اخبار

صحیحہ کی بناء پر رفع الیدین کے ثبوت میں کوئی شک نہیں۔“ ❷

نیز فرماتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت بہت زیادہ اور

نہایت عمدہ ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے، ان کا یہ دعویٰ بے بنیاد

ہے، ان کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہے۔“ ❸

❧ ان کے علاوہ علامہ رشید گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ (۵/۲) میں اور مولانا اشفاق

الرحمن نے نور العینین (۸۵) میں رفع الیدین کے صحیح اور ثابت ہونے کا اعتراف

کیا ہے۔

❧ عبد الحمید سواتی دیوبندی نے رفع الیدین کے بارے میں لکھا ہے کہ ”اور اگر کر لے تو

جائز ہے۔“ ❹

ان کے علاوہ بھی کئی ایک حنفی علماء نے رفع الیدین کے اثبات کا اعتراف کیا ہے۔

ان میں سے چند علمائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

❧ میجر عبد السلام علوی کی مولانا مودودی کے ساتھ مسئلہ رفع الیدین کے

بارے میں خط و کتابت کا خلاصہ:

میجر صاحب: مکرمی مولانا صاحب السلام علیکم!

❶ سعاۃ: ۲۱۳/۱، مطبوعہ مصطفائی.

❷ نیل الفرقدین، ص: ۲۲.

❸ نماز مسنون کلاں، ص: ۳۶۹.

❹ التعلیق الممجد: ۹۱.

میرے ایک سوال کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ رفع الیدین کرنے والی حدیثیں بھی ہیں اور نہ کرنے والی حدیثیں بھی ہیں۔ براہ کرم! رفع الیدین کرنے والی حدیثیں بھی لکھ دیں اور نہ کرنے والی حدیثیں بھی تحریر فرمادیں۔

مودودی صاحب کا جواب:

مکرمی السلام علیکم!

جواباً گزارش ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے والی ایک ہی حدیث ہے جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، ابوداؤد میں ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اور رفع الیدین کرنے والی کئی احادیث ہیں جو سب قوی ہیں۔

والسلام

ابوالاعلیٰ مودودی

(قائلین و فاعلین رفع الیدین، ص ۸۵-۸۶، توحید پبلی کیشنز، بنگلور۔ انڈیا)

✽ شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ رحمہ اللہ کے سوال پر مولانا مودودی نے رفع

الیدین کے بارے جواب دیا کہ:

بات اصل میں یہ ہے کہ رفع الیدین کرنے سے لوگ متوحش ہوتے ہیں اور بدک جاتے ہیں۔ اس لیے میں عام جگہوں پر جب نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین نہیں کرتا۔ لیکن جب میں گھر میں تہجد کی نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین کر لیتا ہوں۔^①

✽ اور مولانا مودودی کے شاگرد اور ساتھی ڈاکٹر اسرار احمد عام جگہوں پر بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

✽ مولانا طاہر القادری نے اپنے ایک خطاب میں کہا:

”بھائی رفع الیدین کرنے والے بھی جنت میں ہوں گے، آپ جا کر دیکھ لینا۔“

امام بخاری ہوں گے کہ نہیں جنت میں، امام مسلم ہوں گے کہ نہیں جنت میں، امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ سب ہوں گے کہ نہیں، ارے! نیچے آجائیں۔ حضور غوث [ؑ] الاعظم، میرے اور آپ کے، کل دنیا کے شیخ عبدالقادر جیلانی ہوں گے جنت میں کہ نہیں۔ یہ سب رفع یدین کرتے تھے۔^①

ان کے علاوہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مالا بدمنہ)، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۲، صفحہ ۶۵)، مولانا اشرف علی تھانوی (ملفوظات، جلد ۱۲، صفحہ ۶۵)، مولانا حسین احمد مدنی (تقریر ترمذی، ص: ۴۰۱)، مفتی محمد شفیع عثمانی (ماہنامہ الشریعہ، نومبر ۲۰۰۵)، مولانا فخر الدین دیوبندی (مجموعہ مقالات: ۳/۹۳) اور مولانا تقی عثمانی (درس ترمذی: ۲/۲۶) بھی رفع الیدین کے قائلین تھے۔



① یاد رہے کہ حقیقت میں غوث اللہ تعالیٰ ہے، نہ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرَدِّينَ ①﴾

(الانفال: ۹)

”جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی اور کہا کہ میں ایک ہزار فرشتوں کے ذریعہ تمہاری مدد کروں گا جو یکے بعد دیگرے اترتے رہیں گے۔“

② خطاب: دفاع شان سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم، نشست سوم، مورخہ: ۱۱/۶/۲۰۱۰ء کینیڈا، تکبیر T.V.

باب سوم:

مانعین رفع الیدین کے چند دلائل کا سرسری جائزہ

(۱) حدیث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

مانعین رفع الیدین کے بنیادی دلائل میں سے سرفہرست سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک ہے۔ جس میں ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلِّي، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ)) ❶

”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاؤں؟ پس آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔“

الجواب: (۱) اس روایت کو کئی ایک ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مثلاً:

- ❶ امام عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابو حنیفہ)..... (سنن ترمذی: ۳۸/۲، التحقیق لابن الجوزی: ۱/۲۷۸)
- ❷ امام شافعی..... (الزرقانی علی الموطا: ۱/۱۵۸۔ فتح الباری: ۱۷۵/۲)
- ❸ امام احمد بن حنبل..... (التمہید: ۹/۲۱۹۔ العلل ومعرفة الرجال: ۱/۱۱۶، ۱۱۷)
- ❹ امام ابو حاتم رازی..... (علل الحدیث: ۱/۹۶)
- ❺ امام دارقطنی..... (العلل: ۵/۱۷۲)

❶ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۲۵۷۔ سنن أبو داؤد، رقم: ۷۴۷۔ مشکوٰۃ، رقم: ۸۰۹۔

- ۶) امام ابن حبان (التلخیص: ۱/ ۲۲۲)
- ۷) امام ابو داؤد (سنن أبی داؤد: ۱/ ۱۹۹)
- ۸) امام یحییٰ بن آدم (التلخیص: ۱/ ۲۲۲)
- ۹) امام بزار (التمہید: ۹/ ۲۲۰، ۲۲۱)
- ۱۰) امام محمد بن وضاح (التمہید: ۹/ ۲۲۱)
- ۱۱) امام بخاری (التلخیص: ۱/ ۲۲۲ - جزء رفع الیدین، ص ۱۱۳ - المجموع: ۳/ ۴۰۳)
- ۱۲) امام ابن القطان الفاسی (نصب الراية: ۱/ ۳۹۵)
- ۱۳) امام ابن ملقن (البدر المنیر)
- ۱۴) امام حاکم (تہذیب السنن: ۲/ ۴۴۹)
- ۱۵) امام نووی (المجموع: ۳/ ۴۰۳)
- ۱۶) امام دارمی (تہذیب السنن: ۲/ ۴۴۹)
- ۱۷) امام بیہقی (مختصر خلافيات: ۱/ ۳۷۹)
- ۱۸) امام مروزی (نصب الراية: ۱/ ۳۹۵)
- ۱۹) امام ابن قدامہ (المغنی: ۱/ ۲۹۵)
- ۲۰) امام ابن عبدالبر (التمہید: ۹/ ۲۲۰، ۲۲۱ - مرعاة: ۲/ ۳۲۳)
- ۲۱) امام ابن قیم (المنار المنیف، ص ۴۹)
- الغرض ائمہ محدثین کی کثیر تعداد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اب اتنے محدثین کے ضعیف قرار دینے کے مقابلے میں امام ترمذی کی تحسین کیا کرے گی؟
- مزید برآں امام ترمذی رضی اللہ عنہ تحسین میں ہیں بھی تساہل۔ چنانچہ علماء اصول کا مشہور قول ہے:
- ((الترمذی یتساهل فی التحسین .))^①

”ترمذی حدیث کو حسن کہنے میں متساہل ہیں۔“

الجواب: (۲) اس کی سند میں ”سفیان ثوری“ مدلس ہیں، جو ضعفاء اور مجاہیل سے تدلیس کرتے ہیں۔ اور وہ صیغہ ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں۔ سفیان ثوری کو کئی ایک محدثین نے مدلس قرار دیتے ہوئے ان کی مععن روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں کتب احادیث میں ان کے سماع کی تصریح نہیں اور نہ ہی کوئی ثقہ متابع موجود ہے۔ ذیل میں ان محدثین کے اسماء ہیں جنہوں نے سفیان ثوری کو مدلس قرار دیا ہے:

① یحییٰ بن سعید القطان..... (الكفاية، ص: ۳۶۲)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((قال یحییٰ بن سعید: ما کتبت عن سفیان شیئا إلا ما قال:

حدثنی أو حدثنا إلا حدیثین.....)) ①

”یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان (ثوری) سے صرف وہی کچھ لکھا ہے جس میں وہ ”حدثی“ یا ”حدثا“ کہتے ہیں، سوائے دو حدیثوں کے (اور ان دونوں کو یحییٰ نے بیان کر دیا ہے۔)

② یحییٰ بن معین..... (الجرح والتعديل: ۴ / ۲۲۵)

③ ابن حبان کا قول ہے:

((الثقات المدلسون الذین کانوا یدلسون فی الأخبار مثل قتادة و یحییٰ ابن ابی کثیر والأعمش و أبو اسحاق و ابن جریج و ابن إسحاق و الثوری و هشیم فرما و لسوا عن الشیخ بعد سماعهم عنه عن أقوام ضعفاء لا یجوز الإحتجاج بأخبارهم، فما لم یقل المدلس وإن کان ثقة: حدثنی أو

سمعت ، فلا يجوز الاحتجاج بخبره .)) ❶

”وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے۔ مثلاً قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اعمش، ابو اسحاق، ابن جریج، ابن اسحاق، ثوری اور ہشیم، بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا وہ روایت کو بطور تدلیس بیان کر دیتے جنہیں انہوں نے ضعیف، ناقابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔ تو جب تک مدلس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہہ دے ”حدیثی“ یا ”سمعت“ تو اس کی حدیث سے حجت پکڑنا درست نہیں ہے۔“

❷ علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((والناس يحتاجون في حديث سفیان إلى يحيى القطان لحال الإخبار يعني علي ان سفیان كان يدلس و أن يحيى القطان كان يوقفه علي ما سمع مما لم يسمع .)) ❷

”لوگ سفیان کی حدیث میں یحییٰ القطان کے محتاج ہیں کیونکہ وہ سماع کی صراحت والی روایات بیان کرتے تھے۔ علی بن مدینی کا خیال ہے کہ سفیان تدلیس کرتے تھے، اور یحییٰ القطان ان کی معنی اور سماع کی صراحت والی روایات ہی بیان کرتے تھے۔“

❸ امام حاکم نیسا بوری (معرفة علوم الحديث ، ص: ۱۰۷)

❹ ابو حاتم الرازی (علل الحديث: ۲/ ۲۵۴ ، رقم: ۲۲۵۵)

❺ امام البخاری (العلل الكبير للترمذی: ۲/ ۹۶۶)

❻ یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفة والتاريخ: ۲/ ۶۳۳ ، ۶۳۷)

❼ ہشیم بن بشیر الواسطی۔ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((قلت لهشيم: مالك تدلس وقد سمعت؟ قال: كان كبيران

يدلسان وذكر الأعمش والثوري.....)) (الخ) ❶

”میں نے ہشیم سے کہا: آپ کیوں تدلیس کرتے ہیں حالانکہ آپ نے (بہت کچھ) سنا بھی ہے؟ تو انھوں نے کہا: دو بڑے بھی تدلیس کرتے تھے یعنی اعمش اور (سفيان) ثوری۔“

❶ الوزرعة ابن العراقي (كتاب المدلسين: ۲۰)

❷ ابو عاصم النبيل الضحاك بن مخلد۔ عباس بن محمد بدری نے کہا:

((نا أبو عاصم عن سفيان عن عاصم عن أبي رزين عن ابن عباس في المرتدة ترد قال: تستحيا..... وقال أبو عاصم: نرى أن سفيان الثوري إنما دلّسه عن أبي حنيفة فكتبتها جميعاً.)) ❸

”ہمیں ابو عاصم (النبیل) نے عن سفيان عن عاصم عن أبي رزين عن ابن عباس کی (سند سے) ایک حدیث مرتدہ کے بارے میں بیان کی کہ وہ زندہ رکھی جائے گی..... ابو عاصم نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سفيان ثوری نے اس حدیث میں ابو حنیفہ سے تدلیس کی ہے، لہذا میں نے دونوں سندیں لکھ دی ہیں۔“

❸ صلاح الدين العلائي فرماتے ہیں:

((من يدلس عن أقوام مجهولين لا يدري من هم كسفيان

الثوري.....)) ❹

”مثلاً وہ لوگ جو ایسے مجہول لوگوں سے تدلیس کریں جن کا کوئی اتا پتا نہ ہو، جیسے سفيان ثوری (کی تدلیس)..... الخ“

❶ سنن دارقطنی: ۲۰۱/۳.

❷ العلل الكبير للترمذی: ۹۶۶/۲.

❸ جامع التحصيل، ص: ۱۰۶، ۹۹.

- ۱۳) امام نووی..... (شرح صحیح مسلم: ۱ / ۳۳)
- ۱۴) حافظ ابن حجر..... (تقریب التہذیب، رقم: ۲۴۴۵۔ طبقات المدلسین: ۲ / ۵۱)
- ۱۵) حافظ ذہبی رقم طراز ہیں:
- ((وكان يدلس في روايته، وربما دلس عن الضعفاء.)) ❶
- ”آپ اپنی روایت میں تدلیس کرتے تھے اور بعض اوقات ضعیف راویوں سے بھی تدلیس کرتے تھے۔“
- ۱۶) السبط ابن الحلبي..... (التبيين لأسماء المدلسين، ص: ۹، رقم: ۲۵)
- ۱۷) ابو محمود المقدسی..... (مقيدة لأسماء المدلسين، ص: ۴۷)
- ۱۸) علامہ سیوطی..... (اسماء المدلسين: ۱۸)
- ۱۹) ابن رجب الحنبلي..... (شرح علل الترمذی: ۱ / ۳۵۸)
- ۲۰) علامہ قسطلانی..... (ارشاد الساری: ۱ / ۲۸۶)
- ۲۱) علامہ کرمانی..... (شرح صحیح بخاری: ۳ / ۶۲، رقم: ۲۱۳)
- کئی حنفی، دیوبندی اور بریلوی علماء نے بھی امام سفیان ثوری کو مدلس قرار دیا ہے۔ مثلاً:
- ۱) ابن الترمذی..... (الجواهر النقی: ۸ / ۲۶۲)
- ۲) بدر الدین عینی..... (عمدة القاری: ۳ / ۱۱۲)
- ۳) علامہ نیموی..... (آثار السنن، ص ۱۹۴ [۳۸۴])
- ۴) مولوی سرفراز صفدر..... (خزائن السنن: ۲ / ۷۷)
- ۵) عبدالقیوم حقانی..... (توضیح السنن: ۱ / ۶۱۵)
- ۶) مفتی تقی عثمانی..... (درس ترمذی: ۱ / ۵۲۱)

⑤ ماسٹر امین اوکارڑوی (مجموعہ رسائل: ۲ / ۳۳۱- تجلیات: ۵ / ۴۷۰)

⑧ مولوی شریف کوٹلوی بریلوی (فقہ الفقیہ، ص: ۱۳۴)

⑨ مولوی عباس رضا بریلوی (واللہ آپ زندہ ہیں، ص ۳۳۱، ۳۳۲ (۱۷) ط- قدیم ص ۳۰۱، طبع جدید)

فائدہ: جو راوی تدلیس کرے حتیٰ کہ ایک مرتبہ بھی تدلیس کرے اور اس کا تدلیس کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی ہر مععن روایت (جس کا شاہد یا متابع نہیں ہے) ضعیف اور مردود ہوگی۔ چنانچہ امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((ومن عرفناه دلس مرة فقد أبان لنا عورته في روايته وليست تلك العورة بكذب فنردبها حديثه ولا النصيحة في الصدق فتقبل منه، قبلنا من أهل النصيحة في الصدق فقلنا: لا نقبل من مدلس حديثا حتى يقول فيه حدثني أو سمعت.)) ①

”جس شخص کے بارے میں ہمیں علم ہو جائے کہ اس نے صرف ایک ہی دفعہ تدلیس کی ہے تو اس کا باطن اس کی روایت پر ظاہر ہو گیا اور یہ اظہار جھوٹ نہیں ہے کہ ہم اس کی ہر حدیث رد کر دیں اور نہ خیر خواہی ہے کہ ہم اس کی ہر روایت قبول کر لیں جس طرح سچے خیر خواہوں (غیر مدلسوں) کی روایت ہم مانتے ہیں۔ پس ہم نے کہا: ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہ کریں گے جب تک وہ ”حدثني“ یا ”سمعت“ نہ کہے۔“

تخصیص حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے چور دروازے:

پہلا چور دروازہ: بعض لوگ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تخصیص کے لیے یہ کہہ دیتے

ہیں کہ سفیان ثوری دوسرے طبقہ کے مدلس ہیں، لہذا ان کی روایت مقبول ہے، اور دلیل کے طور پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا انھیں طبقہ ثانیہ میں ذکر کرنا پیش کرتے ہیں۔

جواب:..... امام حاکم نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو تیسرے طبقہ کا مدلس قرار

دے دیا ہے۔^①

اور امام حاکم حافظ ابن حجر سے متقدم ہیں۔

دوسرا چور دروازہ:..... حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحسین کے لیے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سفیان ثوری کی روایات صحیح بخاری و مسلم میں بھی ہیں، لہذا ان کی روایت حسن درجہ کی ہے۔

جواب:..... یاد رہے کہ صحیحین میں مدلس راویوں کی معنعن روایات کی تصریح بالسماع، متابعت ضرور ثابت ہے۔ لہذا وہ مقبول ہیں۔ چنانچہ عبدالکریم الحلیمی فرماتے ہیں:

((قال أكثر العلماء: أن المعنعنات التي في الصحيحين منزلة

بمنزلة السماع.))^②

”اکثر علماء کا کہنا ہے کہ صحیحین کی معنعن روایات ایسے ہی ہیں جیسا کہ تصریح بالسماع والی روایت ہوتی ہے۔“

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وما كان في الصحيحين وشبههما عن المدلسين بعن

محمولة على ثبوت السماع من جهة أخرى.))^③

”صحیحین (ومثلهما) میں مدلسین سے جو معنعن مذکور ہے، وہ دوسری اسانید میں بصرح بالسماع موجود ہے۔“

لہذا یہ اعتراضات فاسد اور بے کار ہیں۔ فلیتدبرا۔

① معرفة علوم الحديث، ص: ۱۰۶، ۱۰۵۔ جامع التحصيل، ص: ۱۱۳۔

② بحوالہ التنصرة والتذكرة للعراقی: ۱/۱۸۶۔

③ تقرب النوی مع تدریب الراوی: ۱/۲۳۰۔

جواب (۳)..... امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ”یہ حدیث لمبی حدیث کا اختصار

ہے اور ان لفظوں میں صحیح نہیں۔“ ❶

اسی لمبی حدیث کو امام ابوداؤد نے خود اس حدیث سے پہلے بیان کیا ہے، وہ یہ حدیث ہے۔

((قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ.))

”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھائی،

آپ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ

کر گھٹنوں کے درمیان رکھا۔“

نیز حنفیوں کے امام محمد بن حسن الشیبانی نے اپنی کتاب الآثار (ص: ۶۹، مترجم) میں

بھی مفصل روایت ذکر کی ہے، جس میں ہے کہ علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید دونوں عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جب نماز کا وقت آیا تو وہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے

ہم دونوں ان کے پیچھے ہوئے تو انھوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے بائیں جانب کھڑا کیا

پھر وہ خود ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے جب فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی

ہو تو اسی طرح کرو۔ اور جب رکوع کرتے تو تطبیق اور بغیر اذان و اقامت کے انھوں نے

نماز پڑھی اور کہا کہ ہمارے اردگرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل نہیں کرتے۔

جواب (۴)..... عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو اگر بالفرض صحیح مان لیا جائے

تو خود حنفی علماء سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ان حدیثوں کو نہیں مانتے۔ مثلاً:

❶ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بغیر اذان و اقامت کے نماز پڑھنے کے قائل و فاعل تھے۔ ❷

❶ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۴۷.

❷ کتاب الآثار، از محمد بن حسین شیبانی، ص ۶۰، مترجم.

۲) بوقت رکوع گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے بجائے گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھتے تھے۔ ①

۳) امامت کے وقت آگے کھڑے ہونے کے بجائے صف کے درمیان کھڑے ہوتے تھے۔

چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد) یہ سب باتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”ہم سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل نہیں کرتے۔“ ②

تو رفع الیدین کے مسئلے میں کیوں ایک ضعیف روایت کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ بعض ائمہ مثلاً امام ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ اس کے باوجود وہ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے، اور اسی کے قائل تھے۔ اور جہاں امام ترمذی رحمہ اللہ اس قول کے بعد اپنی کتاب میں طریقہ نماز بیان کرتے ہیں تو وہاں رفع الیدین پر دس صحابہ کرام کا اجماع بیان کر کے اپنی مہر ثبت کرتے ہیں کہ یہی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

جواب (۵)..... مسئلہ آئین بالجہر والی حدیث کو سفیان ثوری کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ درس ترمذی (۵۲۱/۱) میں مولاتقی عثمانی نے کہا ہے، تو یہاں سفیان ثوری کی حدیث کو حسن کیوں قرار دیا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر آئین بالجہر کا موقف اپنانا پڑے گا۔

(۲) حدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ:

سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ .)) ③

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو افتتاح نماز کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا،

پھر آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔“

الجواب:..... ④ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کر کے ارشاد فرمایا:

((هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ .)) ”یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔“

② کتاب الآثار، ص: ۶۹.

① کتاب الآثار، ص ۶۹.

③ سنن ابو داؤد، رقم: ۷۵۲. محدث البانی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

۴..... اس کی سند میں ”ابن ابی لیلیٰ“ ضعیف راوی ہے، جسے تقریباً ۳۲۱ء کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳..... اس روایت کے بعض طرق میں ”یزید بن ابی زیاد“ ہے۔ جسے تقریباً ۳۰۱ء کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھیں: نور العینین)

(۳) حدیث سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ:

پہلی حدیث: سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ

كَأَنَّهَا أذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، أَسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ .)) ①

”رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہیں شریر گھوڑوں کی

دموں کی طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔“

الجواب (۱)..... محدثین کرام رضی اللہ عنہم نے اس حدیث کو سلام کے باب میں ذکر کیا

ہے۔ اس حدیث کا رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں بوقت

سلام ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جیسا کہ ”صحیح مسلم“ ہی میں اس کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری

حدیث میں صراحت ہے۔

دوسری حدیث: سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے

ساتھ نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو کہتے: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ اور

آپ نے دونوں طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَلَامَ تَوْمُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِنَّمَا يَكْفِي

أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ، ثُمَّ يَسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى

يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ .)) ②

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۹۶۸۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۹۷۰۔

”اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اس طرح اشارے کیوں کرتے ہو گویا کہ وہ شری گھوڑوں کی د میں ہوں؟ تمہیں صرف یہ کافی ہے کہ اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دو۔“

تیسری حدیث: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کے خاتمہ پر ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شری گھوڑوں کی د میں ہیں۔ تم نماز کے خاتمہ پر صرف زبان سے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرو۔“^①

مولانا تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں: ”بعض حنفیہ نے صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے:

((قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْكُمْ رَافِعِي

أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ .))

یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص الحیبر میں امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے:

((مَنْ أَحْتَجَّ بِحَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَلَى مَنَعِ الرَّفْعِ عِنْدَ

الرُّكُوعِ فَلَيْسَ لَهُ حَظٌّ مِنَ الْعِلْمِ .))

”جو شخص جابر بن سمرہ کی حدیث کو منع رفع الیدین پر دلیل بناتا ہے اس کے

پاس کچھ بھی علم نہیں ہے۔“

اس لیے کہ یہ حدیث رفع الیدین عند السلام سے متعلق ہے نہ کہ عند الركوع سے۔ چنانچہ صحیح مسلم ہی میں اس روایت کا دوسرا طریق عبد اللہ بن القبطیہ سے مروی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ یہ حدیث رفع الیدین عند السلام سے متعلق ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۹۷۱.

((عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَامٌ تُوْمُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ يَسْلِمَ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ .))

اس صراحت کے بعد حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث کو رفع الیدین عند الركوع کی ممانعت پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

حافظ زلیعی نے ”نصب الرایۃ“ میں امام بخاری کے اس اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی ہے، اور فرمایا ہے کہ ابن القبطیۃ کا طریق رفع الیدین عند السلام سے متعلق ہے اور باقی طرق ہر قسم کے رفع یدین سے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن طرق میں رفع الیدین عند السلام کی تصریح نہیں ہے ان میں ”اسکنوا فی الصلاة“ کا جملہ مروی ہے جب کہ ابن القبطیۃ کے طریق میں یہ جملہ موجود نہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حکم نماز کے کسی درمیانی رفع یدین سے متعلق ہے رفع یدین عند السلام سے نہیں کیوں کہ سلام کے وقت جو عمل کیا جائے وہ خروج من الصلوٰۃ عمل ہے۔ ”اسکنوا فی الصلاة“ نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے کیوں کہ ابن القبطیۃ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عند السلام ہی سے متعلق ہے اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جب کہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب ہے، بعد سے خالی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ حدیث ایک ہی ہے اور رفع عند السلام سے متعلق ہے۔

ابن القبطیۃ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و مجمل۔ لہذا دوسرے طریق کو پہلے طریق پر ہی محمول کرنا چاہیے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے

اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔^①

الجواب (۲)..... شیخ الہند محمود حسن دیوبندی فرماتے ہیں:

”باقی اذناہ خیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں

کیونکہ وہ سلام کے بارہ میں.....“^②

الجواب (۳)..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ”المجموع“ میں فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

کی اس روایت سے رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لینا عجیب بات اور سنت سے جہالت کی فبیح قسم ہے۔ کیوں کہ یہ حدیث رکوع کو جاتے اور اٹھتے وقت کے رفع الیدین کے بارے میں نہیں، بلکہ تشہد میں سلام کے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ محدثین اور جن کو محدثین کے ساتھ تھوڑا سا بھی تعلق ہے، ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں، اس کے بعد امام نووی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس حدیث سے بعض جاہل لوگوں کا دلیل پکڑنا صحیح نہیں کیوں کہ یہ سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ہے۔ اور جو عالم ہے وہ اس طرح کی دلیل نہیں پکڑتا کیوں کہ یہ معروف و مشہور بات ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ابتدائے نماز اور عید کا رفع الیدین بھی منع ہو جاتا مگر اس میں خاص رفع الیدین کو بیان نہیں کیا گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات کہہ رہے ہیں جو آپ نے نہیں کہی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلْيُحَذِّرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ

يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾﴾ (النور: ٦٣)

”پس ان لوگوں کو جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ

① درس ترمذی، ص: ۳۵-۳۷، جلد نمبر ۲، طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

② الورد الشذی، ص: ۶۳، جامع سید اصغر حسین صاحب تقاریر شیخ الہند، ص: ۶۵، ترتیب:

عبدالحفیظ بلیاوی۔

انہیں کوئی فتنہ یا دردناک عذاب پہنچے۔“

خلاصہ کلام یہ کہ یہ روایت عند الرکوع رفع الیدین کے بارہ میں نہیں ہے۔ لہذا بروئے انصاف اس سے استدلال درست نہیں۔

الجواب (۴)..... نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کو شریر گھوڑوں کی دُموں کی طرح تشبیہ دینا گستاخی اور نہایت گھناؤنا عمل ہے۔ اگر رفع الیدین شریر گھوڑوں کی دُموں سے مشابہ ہے تو پھر تکبیر تحریمہ، وتروں اور تکبیرات عیدین و جنازہ کے وقت رفع الیدین کرنے کو کیا کہیں گے؟ یاد رہے کہ جو شخص رفع الیدین ایسی محبوب رب العالمین ﷺ کی محبوب ترین سنت کو شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دیتا ہے، وہ گستاخ رسول ﷺ نہیں تو اور کیا ہے؟

(۴) حدیث مسند الحمیدی:

مانعین رفع الیدین کی طرف سے ”مسند حمیدی“ کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت بھی پیش کی ہے۔ جو کہ درحقیقت اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے، جیسا کہ آئندہ واضح ہوگا۔ ان شاء اللہ!

حبیب الرحمن الاعظمی دیوبندی کی تحقیق سے طبع ہونے والی ”مسند حمیدی“ میں روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.)) ①

الجواب: (۱) اس روایت میں ”فلا يرفع“ کے الفاظ صحیح ثابت نہیں۔ کیونکہ دیوبندی تحقیق شدہ نسخے میں بے شمار اغلاط ہیں۔ اور اس نسخہ کی تیاری علامہ اعظمی کے پیش نظر ”مکتبہ ظاہر یہ دمشق“ میں موجود ”مسند الحمیدی“ کا قلمی نسخہ بھی تھا، لیکن اس میں ”فلا يرفع“ کا

اضافہ نہیں ہے۔

(۲) امام سفیان بن عیینہ سے یہ حدیث امام حمیدی کے علاوہ ۳۸ راوی بیان کرتے ہیں۔ اور سب ہی اثبات رفع الیدین کی روایت بیان کرتے ہیں: جیسا کہ مفتی ابوجابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ نے تحقیق بیان فرمائی ہے۔ دیکھیں: ”قرآن و حدیث میں تحریف، (ص: ۱۵۱)“

اگر ”دیوبندی تحقیق“ کو مد نظر رکھتے ہوئے ”امام حمیدی“ کی روایت کو نئی رفع الیدین میں چند لحوں کے لیے تسلیم کر لیا جائے تو امام حمیدی کی روایت ”امام سفیان بن عیینہ“ کے تقریباً (۳۸) تلامذہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے اصول حدیث کی رو سے ”شاذ“ قرار پائی ہے۔ جو کہ ضعیف کی ایک قسم ہے۔

(۳) ”مسند الحمیدی“ دارالکتب دمشق سے ”حسین سلیم اسد الدارانی“ کی تحقیق سے طبع ہوئی ہے۔ اس کی ”جلد نمبر ۱، ص ۵۱۵“ پر بھی ”فلا یرفع“ کا اضافہ نہیں ہے۔

(۴) ”دار الکتب العلمیہ، بیروت“ سے ”امام ابو نعیم الاصفہانی رحمہ اللہ“ کی کتاب ”المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم“ طبع ہوئی ہے۔ جس کی جلد ۲، ص ۱۲ پر ”حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما“ مذکورہ امام ابو نعیم نے اپنی سند سے بیان کی ہے۔ جس میں ”امام سفیان ابن عیینہ رحمہ اللہ“ سے چھ شاگرد روایت کرتے ہیں۔ ان میں ایک ”امام حمیدی رحمہ اللہ“ بھی ہیں۔ اور حدیث اثبات رفع الیدین کی ہے۔ نہ کہ عدم رفع الیدین کی۔ اور پھر حدیث کے آخر میں لکھا ہے: ”اللفظ للحمیدی“۔ ان تمام حوالہ جات کے عکس مفتی ابوجابر دامانوی حفظہ اللہ کی کتاب ”قرآن و حدیث میں تحریف (ص: ۱۰۹ تا ۱۲۹) میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ جزاء اللہ خیراً۔



مسند حمیدی نسخہ دیوبندیہ کا عکس

مسند الحمیدی (احادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما) ۲۷۷

ایہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم^۱ ۰

۶۱۲- حدثنا الحميدي قال: ثنا سفيان قال: ثنا الزهري عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا استاذنت احدكم امرأته الى المسجد فلا يمنها^۲ قال سفيان: برون^۳ انه بالليل ۰

۶۱۳- حدثنا الحميدي قال: ثنا سفيان قال: ثنا الزهري وحدي (وليس معي)^۴ ولا معه احد قال: اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من باع عبدا وله مال فإله للذي باعه الا ان يشترط المتاع. (ومن باع نخلا بعد ان توثر فتمرها للبايع الا ان يشترطه المتاع)^۵ ۰

۶۱۴- حدثنا الحميدي قال: ثنا الزهري قال: اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه، واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدين^۶ ۰

۶۱۵- حدثنا الحميدي قال: ثنا الوليد بن مسلم قال سمعت زيد بن

(۱) اخرجه البخارى من طريق نافع، والترمذى من طريق سالم عن ابن عمر (ج ۱ ص ۱۷۹) ۰

(۲) اخرجه البخارى فى الكناج من طريق سفيان و فى الصلوة من طريق دهمر و طريق آخر ۰ (۳) فى الاصل: برون، و فى طه: برون ۰

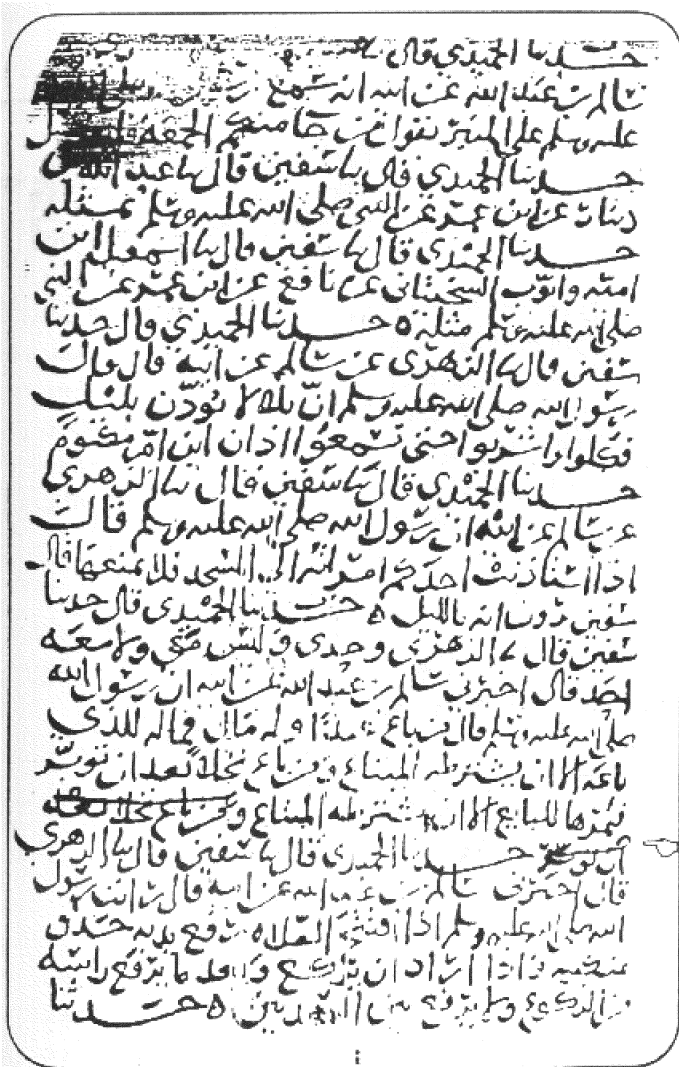
(۴) سقط من الاصل زدناه من ع و ط ۰

(۵) ما بين القوسين سقط من الاصل زدناه من ع و ط ۰

والحديث اخرجه البخارى تاما من طريق الليث عن الزهري عن سالم (ج ۵ ص ۳۲) ۰

(۶) اخرج البخارى اصل الحديث من طريق بونس عن الزهري و اما رواية سفيان عنه فخرجاها احمد فى مسنده و ابو داؤد عن احمد فى مسنده لكن رواية احمد عن

مسند حمیدی کے دوسرے قدیم مخطوطے کا عکس



بلادِ عرب میں مسند حمیدی کے مطبوعہ نسخے کا عکس

رح ۶۲۶- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَحَ الصَّلَاةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُشَكِّيهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَهُ، وَتَعَدَّى مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَيْنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ^(۱).

۶۲۷- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا (ع: ۱۸۳) الوليد بن مسلم قال: سمعت زهيد

ابن واقد يحدث عن نافع،

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا تَصَرَّ رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَلَّمَا حَفِضَ وَرَفَعَ حَصَّةً^(۲) حَتَّى يَرْفَعُ يَدَيْهِ^(۳).

۶۲۸- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال: حدثني سالم

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَدَّ بِهُ السَّبْرَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ^(۴).

۶۲۹- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي الشَّيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ»^(۵).

(۱) - إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (۷۳۵) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الإفصاح سواء، ومسلم في الصلاة (۳۹۰) باب: استحباب رفع اليدين حلو التكبير مع تكبيرة الإحرام. وقد استوفينا ترجمته في «مسند الموصلي» برقم (۵۴۲۰، ۵۴۸۱، ۵۵۳۴، ۵۵۶۴)، وفي «صحيح ابن حبان» برقم (۱۸۶۱) و (۱۸۶۶، ۱۸۶۸، ۱۸۷۷) .

(۲) - حصية: زمام بالخصا.

(۳) - إسناده صحيح، ونسبه الخفاف في الفتح ۲ / ۲۲۰ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(۴) - إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تفسير الصلاة (۱۰۹۱) باب: يصلي المغرب لثلاثاً في السفر - وأطرافه (۱۰۹۲، ۱۱۰۶، ۱۱۰۹، ۱۱۶۸،) -، ومسلم في صلاة المسافرين (۷۰۳) باب: جواز الجمع بين الصلوتين في السفر.

ولتمام الترخيز الظرف «مسند الموصلي» (۵۴۲۲، ۵۴۳۰، ۵۴۸۵) .

(۵) - إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (۵۰۲۵) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (۷۵۲۹)، ومسلم في صلاة المسافرين (۸۱۵) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه -

(۵) حدیث مسند ابو عوانہ:

مسند الحمیدی کی حدیث کی طرح ”مسند ابی عوانہ“ کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بھی اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے۔ مسند ابی عوانہ کی روایت ملاحظہ ہو:

((حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْزُومِيُّ وَسَعْدُ بْنُ نَصْرِ وَشُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍ وَفِي آخِرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَحَازِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ، حَذَوْنَكُمْ يَهُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، لَا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَالْمَعْنَى وَاحِدًا)) ❶

اب اس حدیث میں سے ”لا يَرْفَعُهُمَا“ سے پہلے ”واؤ“ حذف ہے۔ اس ”واؤ“ کے خلاف ہونے سے یہ معنی بنتا ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ رکوع سے قبل اور بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔“ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جیسا کہ آئندہ تفصیل سے معلوم ہوگا۔ ان شاء اللہ!

❶ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے باب اثبات رفع الیدین کا قائم کیا ہے۔ ”بیان رفع الیدین فی افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع وانه لا يرفع بين السجدين.“ ”اس چیز کا بیان کہ نماز کے شروع میں تکبیر تحریرہ کے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا، اور آپ سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے تھے۔“ جو کہ اس کی واضح برہان ہے۔ یہ تو بعید از عقل ہے کہ باب اثبات رفع الیدین کا اور دلیل عدم رفع الیدین کی ہو۔

❷ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ خط کشیدہ عبارات میں اختلاف رواۃ بیان کر رہے ہیں۔ اگر ”لا يرفعهما“ کا تعلق پچھلی عبارت سے جوڑا جائے تو آگے عبارت ”ولا يرفع بين“

السجدتين والمعنى واحد“ میں ”والمعنى واحد“ یعنی ”معنى ایک ہے“ کی کوئی تک نہیں بنتی۔ اگر ”لا يرفعهما“ اور ”ولا يرفع بين السجدتين“ کو ایک ہی تسلیم کیا جائے۔ جبکہ حقیقت بھی یہی ہے تو ”والمعنى واحد“ کی بات بنتی ہے وگرنہ نہیں۔ فلیتدبر!

﴿۳﴾ آگے امام ابو عوانہ مزید رقمطراز ہیں:

((حدثنا الربيع بن سليمان ، عن الشافعي عن ابن عيينة بنحوه، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ)) ❶

اب ”ربيع بن سليمان عن الشافعي“ طرق کو ”بنحوه“ کہہ کر یہ واضح کیا ہے کہ ”ربيع عن الشافعي“ طریق سے مروی حدیث بھی مذکورہ بالا حدیث کے معنی جیسی ہے۔ جو کہ ”نحوه“ سے مترشح ہے۔ اب ”ربيع عن الشافعي“ طریق سے مروی حدیث (کتاب الام: ۲۰۳/۱، طبع بیروت) میں موجود ہے، اور اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے۔ جیسا کہ ”کتاب الام“ کی مراجعت سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

﴿۴﴾ اسی طرح ”مسند الشافعي (ص: ۷۲، رقم: ۲۰۹، ۲۱۰)“ میں بھی امام شافعی، امام سفیان بن عیینہ سے اثبات رفع الیدین بیان فرماتے ہیں: جس سے معلوم ہوا کہ حدیث ابو عوانہ درحقیقت رفع الیدین کی دلیل ہے۔

﴿۵﴾ اس سے آگے امام عوانہ نے ”ابوداؤد اذ علی ابن المدینی ابن عیینہ“ سند بیان کی ہے۔ تو ”امام علی بن المدینی“ کی حدیث ”سفیان بن عیینہ“ سے اثبات رفع الیدین کی ہے نہ کہ عدم رفع کی۔ جیسا کہ جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۳۵، رقم: ۲ میں واضح موجود ہے۔

﴿٦﴾ امام ابو عوانہ کے استاد ”سعدان بن نصر“ (جیسا کہ اوپر عربی متن میں ہے) کے طریق سے ”امام بیہقی“ نے مذکورہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے۔ جس میں رفع الیدین کا اثبات ہے، نہ کہ نفی۔ ﴿١﴾

﴿٧﴾ مسند ابی عوانہ کے قلمی نسخے میں ”لا یرفعہما“ سے پہلے ”واؤ“ موجود ہے۔ جو کہ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کی لائبریری میں موجود ہے۔

﴿٨﴾ اسی طرح ”پیر جھنڈا سیّد محبت اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ“ کے مکتبہ نیو سعید آباد، سندھ میں بھی مسند ابی عوانہ کا قلمی نسخہ ہے۔ اس میں بھی ”واؤ“ موجود ہے۔ اور اس نسخے کا عکس ”حدیث اور اہل الحدیث“ کتاب کے آخر میں انوار خورشید دیوبندی“ نے بھی دیا ہے۔ ان تمام حوالہ جات کا عکس (قرآن و حدیث میں تحریف) نامی کتاب میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

فائدہ: یہ بات یاد رہے کہ امام صاحب کی تقلید میں حق بات کو چھپانا، صحیح احادیث کو ضعیف یا ناقابل عمل منسوخ قرار دینا، احادیث کی تخریج میں تساہل، تجاہل عارفانہ برتنا، الفاظ کا ہیر پھیر، جسے تحریف کہا جاتا ہے، علماء احناف کا وطیرہ و شیوہ ہے، اس و باء میں کبار علماء احناف بھی مبتلا تھے مثلاً ”لفظ سعبہ کوسعیہ“ بنا دینا، حدیث صحیح بخاری کی ہو تو اسے دارقطنی کی طرف منسوب کرنا، ان کے قلت علمی پر دلالت کرنے والی باتیں ہیں۔ بقول کسے ان کی حالت زار تو یہ ہے ؎

شیخ سعدی نے دیوانِ غالب میں لکھا ہے:

ساری عمر تو کٹی عشق بتاں میں مومن آخر عمر کیا خاک مسلمان ہوں گے
یعنی شعر مومن کا، لکھنے والے شیخ سعدی اور لکھا دیوانِ غالب میں۔
آنے والے صفحات میں دیے گئے عکس ان کی خیانت علمی پر دلالت کرتے ہیں۔

المستخرج لابن نعیم الاصبہانی کا عکس

۱۲ ————— الجزء الرابع من المسند المستخرج على صحيح مسلم

۶۸ - باب في رفع اليدين في الصلاة

۸۵۶- حدثنا أبو علي محمد بن أحمد بن الحسن ، ثنا بشر بن موسى ، ثنا الحميدي ح ،
وحدثنا فاروق ، ثنا أبو مسلم ، ثنا القمطي ح ، وحدثنا أبو بكر الطلحي ، ثنا عبيد بن غنام ، ثنا أبو
بكر بن أبي شيبة ، وحدثنا جعفر بن محمد بن عمرو ، ثنا أبو حصين ، ثنا يحيى بن عبد الحميد ح ،
وحدثنا محمد بن إبراهيم ، ثنا أحمد بن علي بن الليث ، ثنا وهيب بن حرب ، وإسحاق بن لمي
إسرائيل ح ، وحدثنا أبو علي مخلد بن جعفر ، ثنا الفرابي ، ثنا قتيبة ح ، وحدثنا أبو محمد بن
عبدان ، ثنا عثمان بن أبي شيبة ، وأبو بكر بن خالد وزيد بن الحريش ، وحدثنا أبو علي الصواف ،
ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ، حدثني لمي ، قالوا : ثنا سفيان بن عيينة ، ثنا الزهري ، أخبرني سالم
ابن عبد الله ، عن أبيه قال : « رأيت رسول الله ﷺ إذا انتح الصلاة رفع يديه حلو منكب وإذ أراد أن
يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجنتين »^(۱) . اللفظ للحميدي .

رواه مسلم عن يحيى بن يحيى ، وسعيد بن منصور ، وأبي بكر بن أبي شيبة ، وعمرو الناقد ،
ووهيب بن حرب ، وابن نمير كلهم عن سفيان .

۸۵۷- أخبرنا سليمان بن أحمد ، ثنا إسحاق ، ثنا عبد الرزاق ، عن ابن جريج ، حدثني
ابن شهاب ، عن سالم ، عن ابن عمر قال : « كان نبي الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة يرفع يديه حتى يكونا
حلو منكبیه ثم يركع فإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حتى
يرفع رأسه من السجود »^(۲)

رواه مسلم عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق .

۸۵۸- حدثنا أبو بكر بن خالد ، ثنا أحمد بن إبراهيم بن سليمان ، ثنا يحيى بن بكير ،
ثنا الليث بن سعد ، حدثني عقيل ، عن الزهري ، عن سالم بن عبد الله بن عبد الله بن
عبيد بن عمير قال : « كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حلو منكبیه ثم
كبروا وإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حتى

۱- [۱۱۹/۲] الحديث [۸۱۵۹] .

(۱) أخرجه مسلم في كتاب الصلاة [۲۹۲/۱] الحديث [۳۹۰/۲۱] . والترمذي في كتاب الصلاة [۳۵/۲]

الحديث [۲۵۵] . والنسائي في كتاب افتتاح الصلاة [۱۴۲/۲] باب : رفع اليدين للركوع عند التكبير .

رواه ماجه في كتاب إقامة الصلاة [۲۷۹/۱] الحديث [۸۵۸] . والإمام أحمد في مسنده [۱۲/۲]

الحديث [۴۵۳۹] .

(۲) أخرجه مسلم في كتاب الصلاة [۲۹۲/۱] الحديث [۳۹۰/۲۲] . والبيهقي في الكبرى في كتاب الصلاة

[۳۶/۲] الحديث [۲۳۰۱] .

مسند ابی عوانہ کے محرف مطبوعہ نسخے کا عکس

سنن ابی حواریہ

۹۰

ج-۲

ماہک قال ما ملیت ویر شام خط انشد ملازمین ورسول الله
صلی الله علیه وسلم وان کان لیسمع بکما انعمی یشتف عاقبة ان
تفتن به۔

ملازمین کو
مردوں کو کہ
مہما
صلی اللہ علیہ وسلم نے شام وکاف ملازمین کو مستشار بنا کر خطا کا
عبر مدعی الصبر۔

بیانات رفع الیدین

ان فتاح الصلاۃ قبل التکبیر بحمد متکبیر وقرکوع ورفع راسہ
من الرکوع وانه لا یرفع یمن السجدین۔

حدیثنا عبد الله بن ابراهيم الحمري وسندنا بن عمرو وشيبت
ابن عمرو في آخريين قالوا اتانا سليمان بن ميثم بن الحرري من سالم
ابن عمار رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فاتحة الصلاة
يد يده حتى يخاف في جملها قال بعضهم جمل متكبير وانما ارادوا ان يركع
بين السجدتين واليهم راسه من الرکوع لا يرفعهما وقال بعضهم لا يرفع
ابن ميثم بن عمرو ولا يرفع يمين السجدتين حتى يركع اوله قال قال
علي بن ابي طالب اتانا الحرري اذ يركع من ارفع يمينه رأيت رسول الله

سنن ابی حواریہ

۹۱

ج-۲

حدیثنا صالح بن سفيان قال قال علي بن ابي طالب
الحرري قال اخبرني سالم بن ابي طالب رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقرأ

حدیثنا الربیع قال قال الشافعی ان ماہک (۸) ائیمہ من ابن
شباب عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح
الصلاة يرفع يده عند متكبيره واذا رفع راسه من الرکوع
يرفعها وكان لا يرفع يمينه من السجود۔

حدیثنا صحابی بن ابراهيم الحسائي قال يا عبد الرزاق قال
اخبرني ابن جرير قال حدثني ابن شهاب عن سالم ان ابن عمر
كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة
يرفع يده حتى تكو احمدا ومتكبيراً ثم يركع اذا اراد ان يركع
فلم يزل يرفعه واذا رفع من الرکوع صل على راسه لا يرفعه حين
يرفع راسه من السجود۔

حدیثنا یوسف بن مسلم قال نا حدیث قال نا اقیلت من
عقل من ابن شهاب اسنادہ بنحو۔ وروی رفع یدیه ثم کبیر۔

حدیثنا ابو عبد الله بن اسحاق بن ساری وداود بن الولید
الاصم قالنا ما راى کبیر بن عدی قال یا ابن ابي اركم من یومس
ویرسور عبد الله بن عمرو علف بن ابي حنيفة من الحرري عن سالم
لین ان عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع يده اذا

کذا

مسند ابی عوانہ / مدینہ منورہ والے قلمی نسخے کا عکس

ما جلت ذکا ایام بطا حقه خلاہ و لا اتم من رسول اللہ صل اللہ علیہ
و سلم وان جاز لسمع بکا انہی فحفت مخافہ ان یفتن احدہ
حدیثا یوسر من حنیب اخر ما یسود ارجا ما حدیثا یسود عن ابی سعید الخدری
انہ لما جلت خطبتہ لعتق غلامہ من رسول اللہ صل اللہ علیہ و سلم
الے نام و ذات ملکہ ابی بکر رضی اللہ عنہ متقاضیہ تا ان تمہ رضی اللہ
عنه مدینہ المنورہ

بیان رفع الیدین فیما تاج الملکہ بین الذین
تجدد سجدہ و لا رکوع و رکوع و انہ من الارکوع
وانہ لا یرفع بین السجدتین

حدیثا یجد لہ من ابوبکر الخدری و سمدون زید عن شیوہ بن عمار
عن الحسن بن مالک بن اسحاق بن عیینہ عن الزہری عن سالم عن اسیہ
قالہ ایتہ رسول اللہ صل اللہ علیہ و سلم ان اتبع المسلمہ رفع یدہ حتی
تجدد ینہا و قال بعضهم جدد و تلحیثہ و ان البرادان یرکع و یسجد
ما یرتہ لستہ من الارکوع و لا یرتہما و قال بعضهم لا یرتہ بین السجدتین
و المعنی السجدتین حدیثا الرفع بینہما عن ابی عن
بن عیینہ یجد و لا یسئل ذلک من السجدتین حدیثا ہو اولاد
ابراہیم بن اسحاق بن اسحاق بن مالک بن اسحاق بن مالک بن اسحاق
قال رات و رسول اللہ صل اللہ علیہ و سلم علیہ ان حدیثا العناج
عنہ انہ یجد علی اسحاق بن اسحاق بن مالک بن اسحاق بن مالک بن
ابو زبیر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر

● مخطوطہ مسند ابی عوانہ (مصورہ النسخۃ الإسلامیة فی المکتبۃ المنورہ) ●

(۶) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما:

عدم رفع کے سلسلے میں ایک روایت خارجیوں کی کتاب ”مسند ربیع بن حبیب“ سے بھی پیش کی ہے کہ؛ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو نماز میں شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرے گی۔“ ①

الجواب: یہ کتاب بالکل موضوع، من گھڑت ہے۔ اس کتاب کا مصنف ”ربیع بن حبیب“ اور اس کا استاد ”ابوعبیدہ“ دونوں مجہول ہیں۔ کتب رجال میں ان دونوں کا تذکرہ نہیں ملتا۔ لہذا جب تک ان دونوں کی ثقاہت ثابت نہیں ہوتی۔ اس کتاب سے استدلال و حجت پکڑنا قطعاً غلط ہے۔ الشیخ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ) میں اس کتاب کی زبردست تردید کی ہے۔

(۷) **ویس دلیل:** منکرین رفع الیدین آیت کریمہ ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ①﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خِشْعُونَ ②﴾ (المؤمنین: ۲۰، ۲۱) ”تحقیق فلاح پاگئے مومن لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔“..... کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول پیش کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ((مُحْبِتُونَ مُتَوَاضِعُونَ لَا يَلْتَفِتُونَ يَمِينًا ، وَلَا شِمَالًا وَلَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ)) ② ”خشوع اور عاجزی کرنے والے، نماز میں دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔“

الجواب (۱): یہ تفسیر مکذوب و موضوع ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں سدی اور کلبی کذاب راوی ہیں۔

الجواب (۲): اس تفسیر کے مطابق تو تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین بھی ناجائز ہوا اور دعائے قنوت کے وقت بھی ہاتھ اٹھانا غلط ثابت ہوا، جو کہ قطعاً غلط ہے۔

الجواب (۳): مزید برآں خود سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تکبیر تحریمہ، رکوع

جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین ثابت ہے۔ چنانچہ ابو حمزہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ((رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَيْثُ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ فِي الرُّكُوعِ))^① ”میں نے ابن عباس کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔“

(۸) **وید دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین اس لیے کرنے کا حکم دیا تھا کہ لوگ بغلوں میں بت رکھ کر آتے تھے۔

الجواب: کسی ضعیف حدیث سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے، یہ لوگوں کی خود ساختہ بات ہے، جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہتان عظیم اور ان کی شان میں گستاخی ہے۔ رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور احادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔

(۹) **حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما** از کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین:

اخبار الفقہاء والمحدثین میں مرقوم ہے:

((حدثني عثمان بن محمد قال: قال لي عبيد الله بن يحيى: حدثني عثمان بن سوادة ابن عباد عن حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ نَرْفَعُ أَيْدِينَآ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَثَبَّتْ عَلَيَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ .))^②

الجواب: یہ روایت موضوع اور کئی لحاظ سے باطل ہے۔

① اخبار الفقہاء کے آخر میں مرقوم ہے کہ یہ کتاب شعبان ۲۸۳ھ میں مکمل ہوئی۔ جبکہ

مصنف کی وفات ۳۶۱ھ میں ہوئی۔ اب اس کی وفات کے ۱۲۲ سال بعد کتاب کس نے لکھی اور مکمل کی؟ معلوم نہیں، البتہ محمد بن حارث القیروانی کی کتاب نہیں ہے۔

کتاب کا مصنف عثمان بن محمد مجہول الحال ہے، اس کی پیدائش اور وفات بھی نامعلوم ہے۔

مخالفین رفع یدین جس روایت سے استدلال کر رہے ہیں، اس کے شروع میں لکھا ہوا ہے۔

((وَكَانَ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ رَوَاهُ مُسْنَدًا فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَهُوَ مِنْ

غَرَائِبِ الْحَدِيثِ وَأَرَاهُ مِنْ شَوَاذِهَا.))^۱

”اور وہ رفع یدین کے بارے میں ایک حدیث سند سے بیان کرتا تھا۔ یہ غریب

حدیثوں میں سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاذ روایتوں میں سے ہے۔“

اور یہ بات ابتدائی طلبہ علم کو بھی معلوم ہے کہ شاذ روایت ضعیف کی قسم ہے۔

اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد رفع

یدین چھوڑ دیا۔ جبکہ صحیح اور مستند احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ۱۱ھ وفات کے

وقت تک رفع یدین منسوخ نہیں کیا۔ پس معلوم ہوا کہ اخبار الفقہاء والی روایت من

گھڑت ہے۔

یہ روایت ان صحیح احادیث کے بھی مخالف ہے جن میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۰) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین

نہ کرنے کا ثبوت اور اس کا تجزیہ:

دلیل: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی وہ شروع نماز میں یعنی تکبیر تحریمہ کے

علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔^۲

۱ اخبار الفقہاء، ص: ۲۱۴۔

۲ مسند ابویعلی: ۸/۴۵۳۔ المعجم الشیوخ للإسماعیلی: ۲/۶۹۲-۶۹۳۔ سنن دارقطنی: ۱/۲۹۵۔

الجواب: ۱ اس روایت کو دارقطنی، بیہقی اور علامہ پیشی نے ضعیف قرار دیا

ہے۔ بیہقی: ۲/۸۰ اور دارقطنی: ۱/۲۹۵ میں لکھا ہے:

((تَفَرَّدَ مُحَمَّدٌ بِنِ جَابِرٍ وَكَانَ ضَعِيفًا))

”اس روایت کے بیان کرنے میں محمد بن جابر منفرد ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔“

اور مجمع الزوائد: ۲/۱۰۱ میں لکھا ہے:

((رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَفِيهِ: مُحَمَّدٌ بِنِ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ الْيَمَامِيُّ وَقَدْ

اخْتَلَطَ عَلَيْهِ حَدِيثُهُ وَكَانَ يَلْقَنَ فَيَتَلَقَّنُ))

”اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن جابر حنفی یمامی ہے

جس پر اس کی حدیث خلط ملط ہو گئی تھی اور یہ تلقین قبول کر لیتا تھا۔“

دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس نے یہ روایت از حماد از ابراہیم از علقمہ از ابن

مسعود نے بیان کی ہے اور حماد کے علاوہ راوی اسے ابراہیم سے مرسل بیان کرتے ہیں۔

انصاف و دیانت کا یہ تقاضا ہے کہ یہ روایت دلیل بناتے وقت ساتھ یہ جرح بھی دیکھ

لی جائے۔ لیکن ایسا کرنے سے عدم رفع الیدین کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ لہذا عافیت جرح

نہ نقل کرنے میں ہی سمجھی جاتی ہے۔

۲ یہی محمد بن جابر حنفی یمامی کہتا ہے:

((سَرَقَ أَبُو حَنِيفَةَ كُتِبَ حَمَادٌ مِنِّي)) ۱

”ابو حنیفہ نے مجھ سے حماد بن ابی سلیمان کی کتاب چوری کر لی تھی۔“

اب ان لوگوں سے ہم ازراہ انصاف پوچھتے ہیں کہ محمد بن جابر کی عدم رفع الیدین

والی روایت قبول کرنی ہے، یا امام صاحب کو چور تسلیم کرنا ہے۔

۳ اس کی سند میں حماد بن ابی سلیمان مخطط ہے، شعبہ، سفیان ثوری اور ہشام دستوائی

کے علاوہ کسی کا سماع اس سے قبل از اختلاط ثابت نہیں اور ان تین کے علاوہ حماد سے کسی کی

روایت قابل قبول نہیں۔^①

لہذا محمد بن جابر کی حماد سے روایت کسی بھی طرح قابل قبول نہیں، جبکہ یہ خود بھی خراب حافظے والا تھا اور کثرتِ اختلاط کا شکار تھا۔^②

③ حماد مغلط ہونے کے ساتھ ساتھ مدلس بھی ہے۔

④ ابراہیم بھی مدلس ہے۔

⑤ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

(۱۱) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل اور اس کا جائزہ:

دلیل: حضرت اسود تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ ابتدائے صلاۃ کے علاوہ پوری نماز میں کسی بھی مقام پر رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔^⑥

الجواب: ① یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم مدلس راوی ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت شاذ ہے قابل حجت نہیں۔^⑦

② یہ روایت اس صحیح روایت کے بھی مخالف ہے جس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

نوٹ: خلیفہ راشد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے صرف نماز کے شروع میں رفع

الیدین ثابت کرنے والی روایت بھی شدید ضعیف ہے۔^⑧

① ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد: ۱/۱۱۹، ۱۲۰۔ شرح علل ترمذی، ص: ۳۲۶۔ العلل ومعرفة الرجال،

ص: ۳۳۵۔ ② تقریب، ص: ۲۹۲۔

③ المدخل للحاکم، ص: ۱۶۔ ④ معرفة علوم الحدیث، ص: ۱۰۸۔

⑤ کتاب الموضوعات: ۴۵/۳۔

⑥ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۲۶۸، رقم: ۱۵۔

⑦ معرفة علوم الحدیث للحاکم۔ مختصر خلافيات: ۱/۳۸۹۔

⑧ مصنف عبد الرزاق: ۲/۷۰۔

(۱۲) امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل اور اس کا تجزیہ:

دلیل: بے شک سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع الیدین کرتے تھے جب نماز

شروع کرتے، پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔^①

الجواب: [۱] امام احمد نے اس پر جرح کی ہے۔^②

[۲] امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَلَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْهُمْ عِلْمٌ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْأَيْدِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ .))^③

”ان علماء میں سے کسی ایک کے پاس بھی ترک رفع الیدین کا علم نہ تو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، اور نہ نبی ﷺ کے صحابی سے کہ اس نے رفع الیدین نہیں کیا۔“ ابن الملقن فرماتے ہیں کہ:

”علی رضی اللہ عنہ والا اثر ضعیف ہے۔ آپ سے صحیح ثابت نہیں ہے، اسے ضعیف کہنے والوں میں امام بخاری بھی ہیں۔“^④

امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں ابو بکر النہشلی قابل حجت نہیں ہے۔^⑤

رفع الیدین منسوخ بھی نہیں ہوا:

(۱۳) منکرین رفع الیدین کا کہنا ہے کہ رفع الیدین ابتدائی طور پر مشروع تھا،

① مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۷/۱، رقم: ۳.

② المسائل: رواية عبد الله بن أحمد: ۲۴۳/۱ تا ۳۲۹.

③ جزء رفع الیدین: ۴۰. ④ البدر المنیر: ۴۹۹/۳.

⑤ مختصر خلافيات: ۳۸۸/۱.

بعد ازاں منسوخ ہو گیا۔

الجواب:..... رفع الیدین قطعی طور پر منسوخ نہیں ہوا، رسول اللہ ﷺ نے آخری لمحات زندگی تک جو نمازیں ادا کیں وہ رفع الیدین کے ساتھ ادا کیں۔ ذیل کے دلائل اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ سنت عظیمہ منسوخ نہ ہوئی۔

❖..... اہل السنۃ والجماعۃ کے بیس سے زائد محدثین احادیث رفع الیدین لائے ہیں، مگر کسی نے نسخ رفع الیدین کا باب قائم نہیں کیا۔

❖..... اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی بھی محدث نے رفع الیدین کی احادیث کے تحت نسخ رفع الیدین کا دعویٰ نہیں کیا۔

❖..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وفات نبی ﷺ کے بعد اور اس کے علاوہ خیر القرون کے لوگوں، مثلاً تابعین و تبع تابعین کا قائلین و فاعلین رفع الیدین ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا، ورنہ وہ لوگ اسے ترک کر دیتے۔

❖..... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حسن (بصری) اور حمید بن ہلال نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ (یعنی ان دونوں تابعین کے نزدیک تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بغیر کسی استثناء کے رفع الیدین کرتے تھے)۔“

❖..... گزشتہ صفحات میں یہ بات گزری کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے اندر رفع الیدین کرتے دکھایا، اور ساتھ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی نماز ایسے ہی تھی، اگر رفع الیدین منسوخ یا متروک ہوتا تو کوئی نہ کوئی صحابی اس کا انکار ضرور کرتا۔ ان کا عدم انکار اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین دوام والی سنت ہے۔

❖..... خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ہم بچوں کو مدینہ میں رفع الیدین سکھایا جاتا تھا، اس بات کی دلیل ہے کہ وفات نبی ﷺ کے بعد مدینہ الرسول ﷺ میں

صحابہ و تابعین رفع الیدین کرتے تھے۔ اس کو ترک نہیں کیا۔

❖..... امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں لکھا ہے کہ ائمہ میں سے کسی کے پاس نبی کریم ﷺ کے ترک رفع الیدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

❖..... اساتذہ و تلامذہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کے نزدیک رفع الیدین ثابت ہے اور فضیلت و اجر و الاعمال ہے، اگر منسوخ یا متروک ہوتا تو وہ اس کے قائل و فاعل کیوں ہوتے؟

❖..... عدم رفع الیدین کی ضعیف بلکہ موضوع احادیث کے ساتھ صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ احادیث منسوخ قرار دینا، اور رفع الیدین کو شریر گھوڑوں کی دُموں کے ساتھ تشبیہ دینا انتہائی ظلم و جہالت کی بات ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

❖..... نو وارد صحابی سیدنا و ائیل بن حجر رضی اللہ عنہ، ۱۰ ہجری کے آخری مہینے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنے اور سیکھنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنوں میں رفع الیدین کرتے تھے۔ اس کے بعد ربیع الاول ۱۱ ہجری میں رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔ پس نسخ کے لیے ضروری ہے کہ ائیل رضی اللہ عنہ کی دوسری دفعہ آمد کے بعد ثابت ہو۔ جو کہ قطعی نہیں ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام جتنی زندگی پا کر بھی بلکہ تاروی قیامت رفع الیدین کو منسوخ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

یہ تھے مانعین رفع الیدین کے بنیادی دلائل۔ الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ مانعین رفع الیدین کے پاس کوئی صحیح سند سے حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا عمل ہے بلکہ تمام روایات و آثار ضعیف اور موضوع ہیں۔

سجدوں میں رفع الیدین نہ کرنا:

رفع الیدین جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے۔ انسان اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ عزوجل کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے۔ تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے، رکوع سے اٹھتے اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے

ہوئے ہاتھ اٹھانا سنت ہے، اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں یہی مقامات رفع الیدین مذکور ہیں۔ جیسا کہ بے شمار کتب حدیث میں سجدوں کو جاتے، سجدوں سے سر اٹھاتے اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا

رَكَعَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .))^①

”نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور آپ دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے تھے۔“

یہ روایت صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، مسند ابی عوانہ اور سنن دارقطنی اور دوسری کئی کتب احادیث میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح رکوع والی رفع الیدین کے خلاف کوئی صحیح صریح ایک بھی روایت نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے، خلیفہ راشد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب اپنی قراءت پوری کر لیتے اور رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے۔ اور نماز میں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں آپ رفع الیدین نہ کرتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے۔^②

① معرفة الصحابة، لأبي نعیم الأصبهانی، ص: ۲۱۔

② سنن أبوداؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۷۴۴۔ سنن ترمذی، رقم: ۳۴۲۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم:

۸۶۴۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۵۸۴۔ مسند احمد، رقم: ۷۱۷۔ امام ترمذی اور علامہ البانی نے اسے ”حسن صحیح“ اور ابن خزیمہ اور احمد شاکر نے ”صحیح“ کہا ہے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں امام احمد بن حنبل، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی سجدوں کے رفع الیدین کی نفی ثابت ہے۔

لہذا سجدوں میں رفع الیدین کا کہہ کر لوگوں کو الجھانے اور دھوکہ دینے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ صرف یہی ثابت ہوگا کہ رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھنے کے ساتھ ساتھ سجدوں میں بھی رفع الیدین کیا جائے، اس سے رکوع جاتے، رکوع سے سہراٹھاتے اور دو رکعتوں سے بعد والی رفع الیدین منسوخ ثابت نہیں ہوتی۔

لہذا سجدوں میں رفع الیدین والی روایات یا تو ضعیف ہیں، جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے اور اگر صحیح بھی ہوں تو ناقابل عمل اور مرجوح ہیں۔ جیسا کہ محدثین کا اتفاق قاعدہ ہے اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی روایات کو دوسری روایات صحیحہ و حسنہ پر ترجیح حاصل ہوگی۔^① واللہ اعلم!

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: ”صحیح بخاری کتاب اللہ کے بعد اصح ترین کتاب ہے۔“^② شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان کی تمام کی تمام متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں۔ یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک بالتواتر پہنچی ہیں جو ان کی عظمت (عزت) نہ کرے وہ بدعتی ہے، جو مسلمانوں کی راہ کے خلاف ہے۔“^③

فتاویٰ رضویہ (۴/۴۶) پر مرقوم ہے: ”مجتہدین زمانہ کے مسلک کے بالکل خلاف ہے کہ حدیث بخاری کے رد کے لیے ادھر ادھر کی روایات پر عمل حلال جانے۔“ بریلویوں کے امام احمد رضا نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ: ”شدت تعصب نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث جلیبہ کو شاید دیکھنے نہ دیا۔ یا ان پر بھی طبقہ رابعہ کا حکم ہو گیا۔ کیا علی قاری و شیخ محقق نے ان سے استفادہ نہ کیا؟ یا آپ نے ان کاموں کا جواب دے دیا۔“

① شرح نخبۃ الفکر لملا علی القاری۔

② مرقاة: ۵۹/۱۔

③ حجة اللہ البالغة، ص: ۲۴۲۔

شرم شرم شرم۔“^①

حبیب الرحمن کاندھلوی خفی لکھتے ہیں کہ: ”بخاری وہ کتاب ہے کہ اسناد کی عمدگی اور مضبوطی کے پہلو سے تمام اُمت اسے قرآن کے بعد سب سے صحیح اور مستند کتاب مانتی ہے، اس میں جو روایت آئے اُس کے خلاف روایات کے ہزار دفتر بھی نامعقول ہیں۔“^②

عبد السیمع رام پوری خفی لکھتے ہیں: ”محدثین میں قاعدہ ٹھہر چکا ہے کہ صحیحین کی احادیث نسائی وغیرہ کل محدثوں کی احادیث پر مقدم ہیں، کیونکہ اور کی حدیث اگر صحیح بھی ہوگی تو صحیحین اس سے صحیح اور قوی تر ہوگی۔“^③



① حیاة الموات، بیان فی سماع الأموات، یعنی روحوں کی دنیا، ص : ۲۲۵۔

② مذہبی داستانیں : ۱۵۷/۲۔

③ أنوار ساطعہ، ص : ۴۱۔

رفع الیدین کے اہم مسائل

- ① رفع الیدین کے وقت انگلیاں نارمل حالت میں کھلی ہوں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ تو زیادہ ہو اور نہ ہی وہ ملی ہوئی ہوں۔^①
- ② رفع الیدین کے وقت ہاتھوں سے کانوں کو چھونا رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔
- ③ کچھ لوگ رفع الیدین کی مقدار میں مرد و عورت کا فرق کرتے ہیں کہ مرد حضرات کانوں تک ہاتھ اٹھائیں گے اور خواتین کندھوں تک۔ یہ بات قطعی درست نہیں ہے، چنانچہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
- ((لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ))^②
- ”مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرنے والی کوئی حدیث موجود نہیں۔“



① سنن ترمذی، ابواب الصلاة، باب ما جاء في نشر الأصابع عند التكبير، رقم: ۲۴۰۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۵۳۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۳۴۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۳۳، ۲۳۴۔ امام حاکم، ابن خزیمہ اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② نیل الأوطار: ۲/۲۱۴، بعد حدیث رقم: ۶۷۱۔

آخری گزارش

پیارے بھائیو اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے۔ اگر آپ سنت رسول ﷺ پر عمل کر کے نماز میں رفع الیدین کر لیں اور آپ کے رفع الیدین پر کڑوڑوں نیکیاں حاصل ہو جائیں۔ بتائیے، آپ کو اور کیا چاہیے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے، اور کیا آپ چاہیں گے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت سے محبت کا ثبوت دینے کے بجائے اپنے ائمہ کی بات کو ترجیح دیں اور نبی کریم ﷺ سے اپنے ائمہ کا مرتبہ بڑھائیں؟ نہیں، آپ قطعی طور پر ایسا کرنے کی جسارت نہیں کریں گے، ہمارا آپ کے متعلق یہی حسن ظن ہے کہ آپ پیارے پیغمبر ﷺ کی اس محبوب اور باعث اجر و ثواب سنت مطہرہ کو اپنا کر آپ ﷺ سے اظہار محبت و مودت کریں گے، کیونکہ ایک مسلمان کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ:

﴿ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵۱﴾ ﴾ (النور: ۵۱)

”مومنوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں، تو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات سن لی اور اسے مان لیا، اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“

﴿ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴾

(الحديد: ۲۱)

”یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ بڑے فضل والا ہے۔“

پیارے بھائیو اور بہنو! رفع الیدین کرنے پر تو ثواب ملتا ہے، مگر نہ کرنے پر انسان ثواب سے بھی محروم رہ جاتا ہے اور مزید برآں وہ سنت رسول ﷺ کی مخالفت کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے اور نماز کی قبولیت کی بہت بڑی شرط اتباع سنت رسول کا اہتمام بھی نہیں کرتا اور سنت نبوی ﷺ کے بغیر کیا ہوا عمل گمراہی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَلْيَخْذِرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ

يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾﴾ (النور: ٦٣)

”پس جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان

پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے، یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آگھرے۔“

زندگی کے تمام امور کو نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور آپ کی سنت کی کسوٹی

پر پرکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحَدَّثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ.)) ❶

”جس کسی نے کوئی ایسا کام کیا جو ہماری سنت کے مطابق نہیں ہے، وہ مردود

اور ناقابل قبول ہے۔“

آئیے! سنت نبوی ﷺ سے محبت کیجئے، آپ کو اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ

کی محبت نصیب ہوگی اور مزید یہ کہ آپ جنت کے حق دار بن جائیں گے۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.





انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور

اسلامی اکادمی افضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

WWW.IRCPK.COM